صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 23 اپریل 2021ء بمطابق 10 رمضان المبارک 1442 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلَّا وُسعَھَاO لَھَا مَا کَسَبَت وَعَلَیھَا مَا اکتَسَبَتOرَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَآ اِن نَّسِینَآ اَو اَخطَاْنَا O رَبَّنَا وَلَا تَحمِل عَلَینَآ اِصرًا کَمَا حَمَلتَہٗ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبلِنَاO رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖO وَاعفُ عَنَّا وَاغفِر لَنَا وَارحَمنَا اَنتَ مَولٰنَا فَانصُرنَا عَلَی القَومِ الکٰفِرِینَ۔

(ترجمہ): اللہ کسی متنفس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے۔ اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے۔ اس کا وبال اسی پر ہے۔ ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو۔ اے ہمارے رب!۔ ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں۔ ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال۔ جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار!۔ جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔ وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر۔ ہم سے در گزر فرما۔ ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

ایک رکن: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب سپیکر: دومنٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں۔

جناب سپیکر: اور Message بھیج دیں ان کو، اگر نہیں آتے تو میں اجلاس Adjourn کرتا ہوں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ کوئسچن آورز۔

نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Questions` Hours: Question No. 19266, Jana Inayatullah Khan Sahib.

* 10266 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے روڈ سیکٹر میں تمام اضلاع کے اندر جاری منصوبے موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کچھ منصوبے رواں مالی سال کے دوران مکمل کرانا چاہتی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ Selectivity صوبے کے بعض اضلاع کو منصوبوں کی تکمیل کے لئے زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو حکومت رواں مالی سال میں مختلف ضلعوں کو جاری ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیلات فراہم کرے، نیز اے ڈی پی کے اندر کی گئی Allocation کی بنیاد پر تمام ضلعوں کی درجہ بندی کر کے تمام ضلعوں کا حصہ فیصدی فراہم کیا جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، روڈ سیکٹر میں تمام اضلاع کے اندر جاری منصوبے موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، حکومت کچھ منصوبے رواں مالی سال کے دوران مکمل کرنا چاہتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) روڈ سیکٹر سے متعلق سالانہ ترقیاتی پروگرام 2020-21 کے منصوبے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہیں، ریکارڈ کمپیوٹر میں ہے، روڈ سیکٹر سے متعلق ضلع وائز سالانہ ترقیاتی پروگرام 2020-21 کے منصوبوں کی تفصیل بھی کمپیوٹر میں ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے پچھلے ایک سوال کے سلسلے میں بھی یہی کہا تھا کہ ہم جو سوال کرتے ہیں تو ہمارا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ Accountability ہو اور حکومت کی کارکردگی کے اوپر چیک ہو اور اس سے Ultimately ہم پھر ایک نتیجہ اخذ کرنا چاہتے ہیں جس سے Governance improve ہو اور وسائل کی تقسیم منصفانہ ہو۔ یہ جو میں نے سوال کیا ہے، محکمہ نے حسب عادت مجھے پورا جواب نہیں دیا ہے، جو کچھ میں نے محکمہ سے جناب سپیکر صاحب، مانگا ہے، محکمے نے مجھے اس کا جواب نہیں دیا ہے۔ میرا تو فائنل ایک تو جن پر ہے کہ آیا یہ جو گروپ ہے کہ Selectively صوبے کے اندر بعض اضلاع کو منصوبوں کی تکمیل کے لئے زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں؟ تو جواب میں یہ مجھے کہتے ہیں کہ زیادہ فنڈز نہیں، یہ درست نہیں ہے، یہ تو میرے پاس Documentary proof موجود ہے، یہ تو میرے پاس اپنے ان کے پی اینڈ ڈی کے فگرز موجود ہیں کہ بعض اضلاع کو بہت زیادہ فنڈز جا رہے ہیں اور بعض کو سرے سے جا ہی نہیں رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، جس چیز پر میں زور دینا چاہونگا وہ یہ ہے کہ میں نے ان سے یہ چیز مانگی کہ مجھے ضلع وائز Ranking کر کے تفصیلات دی جائیں کہ کس ضلع کو آپ نے کتنے Funds allocate کئے ہیں اور کتنے ریلیز کئے ہیں؟ انہوں نے سکیموں کی تفصیل تو دی ہے لیکن Proper ranking نہیں کی ہے، اس لئے میرے خیال میں یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ بڑا Important سوال ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ وہاں اس پہ پوری ڈیبیٹ ہو اور اس سے ہم پھر مستقبل کے لئے لائحہ عمل طے کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی بٹنی صاحب، Supplementary please

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ ریکویسٹ ہے منسٹر کو، باقی کا تو عنایت اللہ صاحب نے بات کی ہے، ادھر ٹانک کا انہوں نے ذکر کیا ہے، یہ فروری 2021 منسٹر صاحب کو ریکویسٹ ہے، ایک روڈ تھا، دس کروڑ روپے جس کو انہوں نے بالکل Full payment کی ہے لیکن سپیکر صاحب، وہ روڈ نہیں بنا، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ جا کر یا کوئی آپ کی ٹیم جا کر چیک کریں جو PC-1 Approved ہے اس کے مطابق روڈ بن جائے، کم از کم جو ادھر لکھا ہے تاکہ ادھر موقع پر وہی چیز ہو۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Communication, Riaz Khan Sahib, Riaz Khan, please.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو کوسچن آیا ہے عنایت اللہ صاحب کا، اس میں سے انہوں نے دو تین چیزوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ اس میں پوچھا ہے کہ اضلاع کے کتنے منصوبے موجود ہیں، اس کے بارے میں پوچھا ہے، اس کی بھی تفصیل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو یہ پوچھا ہے کہ Due for completion ہے اس سال، اس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے، اس کو جواب دیا ہے کہ ہاں منصوبے ہیں جو مکمل کرنا چاہتی ہے، Due for completion ہیں اس سال، پھر Selectivity کے بارے میں پوچھا ہے جناب سپیکر صاحب، تو Selectivity تو ہے نہیں، پورا ہمارا صوبہ ہے جہاں پر سکیمیں ہیں اور اس کی Completion اس سال ہے تو ظاہر ہے اس کو تو Complete کرنا پڑتا ہے لیکن Selectivity کی بنیاد پر کوئی اس طرح کی بات نہیں ہے، سارا ہمارا صوبہ ہے، ہم سارے اس کے ذمہ دار ہیں، یہ ڈیپارٹمنٹ ذمہ دار ہے، اس پورے صوبے کے روڈز جہاں جہاں پر ہیں تو ان پہ کام جاری ہے اور ساتھ میں Allocation کے بارے میں پوچھا ہے کہ District wise allocation اور اس کے ساتھ ساتھ سکیموں کی تفصیل، وہ ساری لکھی ہے، میرا انہیں خیال ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی اگر، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح کی کوئی چیز ہو کہ ہاں وہ کمیٹی میں بھیجنے سے اس پر کوئی اثر پڑتا ہے، وہاں پر اس کے کچھ مثبت ریزلٹس آجاتے ہیں تو مجھے نہیں ہے اس پر کوئی اعتراض، اور ساتھ جس سکیم کے بارے میں کنڈی صاحب نے بتایا ہے، میں ان سے ڈیٹیل لے لونگا، مجھے صرف سکیم دے دیں، ان شاء اللہ میں پھر اس کو دیکھ کر ان کو دے دونگا کہ اس میں آگے کیا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں دو چیزوں سے مطمئن نہیں ہوں، ایک میں نے جو جن پہ سوال کیا ہے کہ آیا Selectively بعض اضلاع کو زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں، یہ خود انہوں نے جو جواب دیا ہے، یہ جواب بھی ظاہر کر رہا ہے کہ انہوں نے زیادہ فنڈز دیئے ہیں، جو جواب انہوں نے دیا ہے اس جواب سے ظاہر ہے کہ انہوں نے زیادہ فنڈز دیئے ہیں اس لئے یہ جواب انہوں نے غلط دیا ہے، یہ ان کو لکھنا چاہیے تھا کہ کچھ ضلعوں کو زیادہ جا رہے ہیں۔ دوسری، میں نے Ranking باقاعدہ کہا ہے کہ ضلعوں کی Ranking کریں، Ranking مجھے نہیں ملی ہے ضلعوں کی، انہوں نے تفصیل تو دی ہے کہ کس ضلع کو کتنے فنڈز کی انہوں نے باقاعدہ Ranking نہیں کی، دیکھیئے ہم جب سوال کرتے ہیں تو ہم اس سے کوئی نتیجہ اخذ کرنا

چاہتے ہیں، ہم کسی Conclusion پہ پہنچنا چاہتے ہیں، اس کے نتیجے میں ہمارے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اصلاح ہو اور Future کے لئے بھی Policy input دے دیا جائے تاکہ چیزیں Equitable ہوں اور انصاف پر ہوں، تو مجھے Ranking نہیں دی گئی ہے جناب سپیکر صاحب، Ranking بالکل نہیں کی گئی ضلعوں کی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، Ranking کے حوالے سے عنایت اللہ صاحب جو پوچھ رہے ہیں، Ranking کا یہ ہے کہ یہ Specific مجھے بتائیں، کوئی چیز اس میں۔

جناب سپیکر: آپ کا مائیک کھلا ہے۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: تو میں اس کے متعلق اس کو بتادوں، اگر Ranking پوری ہے، اس میں سے مجھے نہیں آئیڈیا کہ Ranking کس چیز کی کرنی ہے؟ یہاں پر تو سکیم لکھی ہے، سکیم کے ساتھ اس کی Allocation لکھی ہے، ایک سال کے Utilization expenditures، سارا کچھ، تو مجھے Ranking کا نہیں ہے، Specific مجھے بتائیں، کوسچن لے آئیں یا ابھی پوچھیں تو ان شاءاللہ میں اس کا اس کو بتادونگا۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، Ranking یہ ہے کہ آپ صرف یہ بتادیں کہ اس حساب سے یہ اضلاع ہیں، اس ضلع کو زیادہ فنڈز گئے ہیں، اس کو دوسرے نمبر پر گئے ہیں، اس کو تیسرے نمبر پر گئے ہیں، یہ پورا ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس، پچیس تیس جتنے بھی ہمارے ضلعے ہیں۔ ان ضلعوں کی پوری Ranking کریں کہ اس حساب سے ان کو فنڈز 2020-21 میں گئے ہیں، This is ranking

جناب سپیکر: جواب تو آ گیا، آگے چلتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: نہیں جناب، مجھے تو نہیں ملا ہے، اگر مجھے کل پرسوں مجھے پیر کے روز بھی یہ Ranking دے رہے ہیں تو میں اس پہ مطمئن ہو جاؤنگا لیکن یہ مجھے Ranking نہیں دے رہے ہیں، یہ سوال اس وقت تک پینڈنگ کریں کہ مجھے یہ Ranking دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ جو ہمارا Annual Developmental Plan ہے جو ہماری ADP Book ہے، سارا کچھ اس میں لکھا

ہوا ہے، اس سے کوئی آگے پیچھے تو ہم نہیں جا سکتے، مجھے تو نہیں اس پہ کوئی وہ کہ اس کو نہ دینا چاہتا ہوں لیکن اس طرح کی کوئی چیز ہے نہیں چھپ کے کہ وہ چھپی ہوئی چیز ہے اور میں لے کر آؤں اور ان کو دے دوں، سارا کچھ کتاب میں لکھا ہے ADP Book میں A to Z سارا کچھ ہر ڈیپارٹمنٹ کا۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No.10371

جناب عنایت اللہ: جواب تو نہیں دیا۔

جناب سپیکر: تو ووٹ کریں، کیا کریں؟ پھر وہ تو۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، اگر آپ ووٹ کو نہیں ڈالتے ہیں نا، وہ مجھے باقاعدہ تمام اضلاع کی Ranking کر کے دیدیں کہ نمبر وار کس ضلع کو کتنے فنڈز گئے ہیں؟ یہ اسی سے بن سے سکتا ہے، یہ اتنا مشکل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب، جوان کے پاس جواب تھا، دیکھیں انہوں نے جواب دے دیا ہے، ابھی یہ بحث کو تو Conclude کرنا ہے نا۔

جناب عنایت اللہ: میں نے کہا ہے کہ مجھے بعد میں دے دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا۔

جناب عنایت اللہ: یہ مجھے بعد میں دے دیں خیر ہے، میں Trust کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بعد میں دے دیں۔

جناب عنایت اللہ: بعد میں دے دیں، یہ Assurance دے دیں باقاعدہ۔

جناب سپیکر: جی ریاض خان صاحب۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، اس طرح ہے، میں نے تو عنایت اللہ صاحب کو یہی بولا ہے کہ کوئی چیز چھپی ہے نہیں اس میں، اور اگر پھر بھی یہ اصرار کرتے ہیں تو میں دے دونگا، Ranking wise کر کے سارا کچھ ادھر سے لیکر، لیکن وہ Ranking جو ہے وہ پھر جب ہم اس سے لے لیں گے، پرانے والی بھی ساتھ لے کے آئیں گے، پرانے والی بھی ساتھ لیکر آئیں گے، بلدیات والی بھی ساتھ لیکر آئیں گے، جتنی ہوئی ہے وہ سارا کچھ لیکر آئیں گے، ان شاء اللہ میں ان کو دے دونگا یہاں پر۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک۔ کوئسچن نمبر 10371، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 10371 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا؛

(2) محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان کے محکمہ مواصلات کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے۔

(1) مذکورہ ضلع کے لئے 1816.772 ملین فنڈز مختص کیا گیا ہے۔

(2) محکمے کو 633.964 ملین فنڈز تاحال ریلیز کیا گیا ہے۔

(3) محکمے نے تاحال 236.208 ملین فنڈز خرچ کیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج میں دیکھ رہی ہوں کہ Treasury Benches والوں نے بڑے اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور بڑا بن سنور کر آئے ہیں لیکن افسوس کہ سی ایم صاحب نہیں آئے ہیں، اب اس پر افسوس ہی کر سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! میرا سوال ہے، کیاوزیر مواصلات ارشاد فرمائیں گے کہ جنوبی وزیرستان کے محکمے کے لئے کتنے ترقیاتی فنڈز مختص ہوئے؟ پھر اس کے آتے ہیں جناب عالی، کہ کل کتنا فنڈ خرچ ہوا، اتنا اتنا فنڈ خرچ ہوا؟ اور کتنا فنڈ ریلیز ہوا؟ 633.964 ملین فنڈ تاحال ریلیز کیا جا چکا ہے، محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ سر، مکمل تفصیل سے میری مراد یہ ہے کہ انہوں نے جو 236.208 ملین خرچ کیا ہے فنڈ، اس کی میں نے تفصیل مانگی ہے کہ یہ کہاں کہاں پہ خرچ ہوا ہے لیکن انہوں نے مجھے تفصیل نہیں دی ہے، ان کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے، سارے ڈیپارٹمنٹس سوئے ہوئے ہیں اور اگر یہ مجھے کہیں گے کہ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور ڈیپارٹمنٹ آپ کو تفصیل دے گا، ڈیپارٹمنٹ کے پاس بہت زیادہ وقت ہوتا ہے، جب یہ کوسچن جاتا ہے، ان کے پاس وقت ہوتا ہے کہ وہ ہمیں ہمارے

سوالات کے صحیح جوابات دے۔ جناب سپیکر صاحب، میں نہ اس سوال سے مطمئن ہوں اور میں وزیر صاحب سے بھی یہ درخواست آپ کے توسط سے کروں گی کہ خدارا اپنے Consultants اور بیوروکریسی کی اتنی زیادہ حمایت نہ کریں کہ وہ آپ لوگوں کو جو غلط انفارمیشن دیتے ہیں اور آپ لوگ پھر Embarrass ہوتے ہیں اسی ہاؤس میں، تو خدا کے لئے میں تمام منسٹرز صاحبان سے آپ کے توسط سے یہ درخواست کروں گی اور ہاتھ جوڑوں گی کہ خدا کے لئے اس اسمبلی کی توقیر کو برابر رکھیں، اس توقیر کو بچا کے رکھیں، یہ اسمبلی جو ہے بڑی ایک اعلیٰ درجے کا جو ہے تو ایک جرگہ سسٹم ہے، سب سے بڑا جرگہ سسٹم اس کو کہتے ہیں، تو مجھے مکمل تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے، اس کو میں چاہتی ہوں کہ یا ابھی آپ مجھے اس کی تفصیل دیں اور آپ دیں گے، میں کسی ڈیپارٹمنٹ والوں کے پاس نہیں بیٹھوں گی اور یا پھر اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ تھینک یو، میں دوسری بات نہیں کروں گی جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: جناب سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ جو محترمہ نگہت صاحبہ نے جو کوسچن کیا ہے، یقیناً یہ To the point بات ہے اس کی، میں اس کے ساتھ Agree ہوں اس بات پہ، ایک میں اس کی تھوڑی تصحیح کرادوں، صبح ابھی ڈیپارٹمنٹ سے میری اس حوالے سے بات ہوئی، جنوبی وزیرستان کی، وہاں پر Fund utilization میں یہاں پر جو Figures آپ کو دیئے ہیں 236.208، پہلے سے تو لکھا ہے کہ ہاں، فنڈز ہیں، وہاں پر سکیمیں ہیں، ٹوٹل اس کے لئے Allocation 1816.772 million کے فنڈز مختص ہیں، وہاں پہ 633.964 جو ہیں وہ ریلیز ہوئے ہیں ابھی تک لیکن جو Expenditure کے حوالے سے یہاں پر Figures دیئے ہیں 236.208، تو یہ Actual figure ابھی Latest میں نے لیے ہیں، صبح یہ میں نے لیے ہیں صبح، تو یہ ہیں 485.854 ملین، ابھی تک جو ہے اس کی Utilization ہو چکی ہے وہاں پر، باقی تفصیلات (مداخلت) ہاں، وہ ابھی میرے پاس پڑا ہے، یہاں پر میں آپ کو دے دوں گا، جو آیا ہے وہاں سے ان کو دیتے ہیں Latest figure، اس کو سچن میں اصل میں اس طرح ہوا ہے، Same Question جو ہے پہلے بھی میرا خیال ہے مولانا عصام صاحب نے یہ کوسچن کیا تھا دسمبر میں، بالکل اسی طرح تو وہاں سے یہ Figures جو لاکر آئے ہیں یہ Figures ہیں وہی پرانے، صبح جب یہ میں نے خود، پرسوں جب یہ کوسچن میں دیکھا تو میں نے وہاں پر پوچھا کہ یہ Utilization کیوں اتنی کم ہے؟ تو پھر جا کے مجھے یہ

دیئے گئے اور دوسرا وہاں پر کچھ روڈز اس طرح کے تھے جس کے ٹینڈرز بھی ہو چکے Actual figures تھے لیکن کوئی سیکورٹی یا کچھ اس طرح کے ایشوز پہ جو ہے، وہ روڈ ابھی XI Corps والے کر رہے ہیں تو جو فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں، ٹینڈرز بھی ہو چکے تھے، وہ پھر واپس آ گئے تو وہ Figures بھی اس کے اندر ہیں۔ باقی تفصیلات، تفصیلات سکیم وائز اگر یہ چاہتی ہیں تو میں سکیم وائز بھی Utilization ان کو دے دوں گا، وہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے لگتا یہ ہے کہ جتنے بھی اس فاٹا کے کوئسچنز میرے آ رہے ہیں اور میں فاٹا کے عوام کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ سارے Ghost projects ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ وہاں پہ اگر سیکورٹی کا بندوبست نہیں ہے اور سیکورٹی کی وجہ سے آپ وہاں پہ کام نہیں کر سکتے ہیں تو ان بیچاروں کو خوار کیوں کیا، ان فاٹا کے عوام کو خوار کیوں کیا؟ جب آپ کو سیکورٹی ہی نہیں مل رہی اور XI Corps کے نیچے آتے ہیں یا یہ ٹھیکیدار کے نیچے آتے ہیں، XI Corps کا تو مقصد یہ ہے کہ وہ آپ کو سیکورٹی فراہم کریں، وہ تو ہماری فوج ہیں، وہ آپ کو سیکورٹی فراہم کرے گی اور یہ تو ٹھیکیدار کے نیچے آتے ہیں، یہ سارے Ghost projects ہیں، مجھے جو بھی جواب مل رہا ہے، سوائے فوڈ کے کہ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم نے یہ یہ چیزیں جو ہیں، چونکہ ہمیں وہاں زمین کے حصول کی، کیا آپ کو سڑکوں کے لئے بھی زمین کے حصول، فراہمی کے لئے جو ہے تو مسئلہ بن رہا ہے اور جناب سپیکر صاحب، یہ جتنے پیسے ریلیز ہو رہے ہیں اور جتنے پیسے لوگوں کے جو باقی ہیں، یہ باقاعدہ کنسلٹنٹ لوگوں کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ اس چیز کی انکوائری کراوئیں، وہ اس پہ باقاعدہ Profit لیتے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں بار بار یہی کہتی ہوں کہ یہ پیسے کس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں؟ جو اتنی دیر سے خرچ نہیں ہو رہے ہیں، تو بات یہ ہے کہ میں بالکل مطمئن نہیں ہوں، یا تو مجھے پوری تفصیل فراہم کی جائے یا میں ان کو Ghost project تسلیم کروں گی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر صاحب سے میرا ایک ضمنی سوال ہے، ابھی انہوں نے اقرار کر کے بتا دیا ہے کہ مجھے ڈیپارٹمنٹ نے ابھی صبح کہا کہ اخراجات اتنے ہیں، اگر مؤور چاہے تو میں ان کو دے سکتا ہوں۔ جناب سپیکر، سوال مؤور نے کیا ہے، کاغذات سے Expenditure کا منسٹر صاحب کو آج صبح پتہ

لگااور خود منسٹر صاحب ادھر کہتے ہیں کہ دسمبر میں جو سوال ہوا تھا، ڈیپارٹمنٹ نے وہ سوال Print کر کے آج نگہت اورکزئی کے سوال کے جواب کے ساتھ نتھی کیا ہے۔ جناب سپیکر، ورکس اینڈ سروسز ایک ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے، روڈ سیکٹر، بلڈنگ سیکٹر، ہم منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، شریف آدمی ہیں لیکن Being a Standing Committees` member of Works and Services ہم نے بہت سی ایسی ہی باتیں ان کو کیں ضلع کرک کے متعلق اور علاقوں کے متعلق کہ وہ روڈز بند پڑے ہیں، ان کے لئے پیسے نہیں ہیں لیکن آج تک دو سال ہو گئے ہیں ان پہ کام شروع ہی نہیں ہوا۔ منسٹر صاحب! آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے ذرا یہ پوچھیں کہ آج صبح آپ کو کاغذات دے رہے ہیں لیکن سوال مؤور کا ہے، اس کو پتہ نہیں ہے، براہ مہربانی اس کا پوچھنا چاہیے آپ کو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، 181816.772 ملین فنڈز جو ہیں تو مختص کئے گئے ہیں اور اس پہ تاحال 633.964 ملین فنڈز تاحال ریلیز ہو چکے ہیں لیکن اس میں 236 فنڈ خرچ ہو چکا ہے، مجھے بتایا جائے کہ کہاں پہ فنڈز ریلیز ہوا ہے، کونسے پراجیکٹ پہ ہوا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، یہ بتائیں، ایک منٹ، منسٹر صاحب، یہ بتائیں یہ سڑکیں آپ کا ڈیپارٹمنٹ بنا رہا ہے ناں، سی اینڈ ڈبلیو بنا رہا ہے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کام سی اینڈ ڈبلیو کر رہا ہے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: ہاں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب نگہت بی بی، "محکمے نے کتنا فنڈ تا خرچ کیا، مکمل تفصیل" یہ کہتی ہیں کہ اس میں تفصیل نہیں ہے۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: سپیکر صاحب، میں نے ان کو Figures تک۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: 236 ملین کی تفصیل نہیں ہے۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ میں نے ان کو کہا کہ 236 ملین بھی خرچ نہیں ہیں، 485 ملین خرچ ہوئے ہیں ابھی تک۔

جناب سپیکر: کتنا؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): 485 ملین، 485 ملین آپ کو یہاں پر وہ بھجوا دیا ہے لیکن میرا خیال نہیں تھا کہ ایجنڈے میں یہاں پر وہ Figures اس نے ٹھیک کئے ہیں، یہ کوسچن ابھی میں نے اس کو یہی کہا ہے کہ یہ دسمبر میں یہ کوسچن ہوا تھا، ابھی اپریل ختم ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر: تو ہمیں تو دو دن پہلے ملا ہوگا۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: 485، سپیکر صاحب، یہ آپ دیکھ لیں، میں نے، دیکھیں آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، منسٹر صاحب، ہمیں تو یہ کوسچن، (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب کرتے ہوئے) کیوں جی سیکرٹری صاحب، سیکرٹری صاحب، یہ کوسچن ہمیں دو دن تین دن پہلے ہی ملا ہوگا ناں، جواب اس کا، یہ کوسچن نمبر 10371۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ذرا سپیکر صاحب، میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب ہمارے پاس کب آیا ہے؟ (سیکرٹری اسمبلی سے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب ہمارے پاس اس کا جواب کل آیا ہے، اب اگر یہ جواب ہے دسمبر کا تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ اس کو دوبارہ دیکھ لے ناں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، میں نے یہی آپ کو کہا ہے کہ 485 ملین خرچ ہو چکے ہیں، اس کی سکیم وائز تفصیل میں دے دوں گا ان کو کہ اس سکیم میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں ریاض خان، یہ بات نہیں ہوتی، You are a respectable and responsible Minister، آپ کا محکمہ کہتا ہے 236 ملین خرچ ہوئے ہیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں Four billion خرچ ہوئے ہیں Or what ever that

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، میں آپ کو یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں بات سنیں، یہ جواب اس لحاظ سے غلط ہوا کہ کل یہ جواب ہمیں مل رہا ہے تو ابھی یہ 236 کے بجائے جو Figures آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ اتنا خرچ ہوا ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو وہ Figure دینا چاہیئے تھا جس سے تکمت وہ کر رہی ہے۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: بات بالکل آپ کی ٹھیک ہے، Figure وہ آنا چاہیئے، جو Utilization ہوچکی ہے، میں Agree ہوں آپ کے ساتھ، ابھی یہ مجھے بتادیں کہ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں، ابھی آپ یہ بتائیں، آپ اس بات کے اوپر کیا ایکشن لیں گے اپنے ڈیپارٹمنٹ پہ ؟کہ انہوں نے یہ ہمیں غلط Figure دیا ہے، آپ Figure ٹھیک دے رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: میں آپ کو سپیکر صاحب، آپ مجھے بات نہیں کرنے دے رہے ہیں تو پھر تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں، آپ بات ٹھیک کر رہے ہیں، آپ کا ڈیپارٹمنٹ بات غلط کر رہا ہے، اب بتائیں کیا ہوگا؟

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جس نے بھی اس میں سے کوتاہی کی ہے، اس کے خلاف ایکشن لوں گا ضرور۔

جناب سپیکر: یہ بات ہے۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: بات دوسری یہ ہے کہ جو لکھا ہے 236، اس کی سکیم وائز تفصیل کا کوئسچن میں کدھر لکھا ہے کہ مجھے سکیم وائز تفصیل دیدیں، مکمل تفصیل لکھی ہے اور مکمل جو ہے Utilization جتنی ہوئی ہے، اس کی تفصیل دی ہے، یہ سکیم وائز لکھ دیں کوئسچن میں تو میں سکیم وائز تفصیل دے دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ وہ ٹھیک کہتے ہیں، (مداخلت) دیکھیں آپ نے سکیموں کی تفصیل نہیں مانگی، آپ کا ایک پوائنٹ درست ہے، وہ جو منسٹر صاحب نے Clarify کیا کہ خرچہ زیادہ ہوا، یہ محکمے نے کم لکھا، یہ دسمبر کا لکھا ہوا ہے لیکن آتے ہیں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بات کرتی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جواب ہی غلط ہے پھر، جواب ہی غلط ہے کہ اگر خرچہ زیادہ ہوا ہے اور مجھے کم دکھا رہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ ان کا ڈیپارٹمنٹ جو ہے ان کے ساتھ غداری کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو میں کہتا ہوں غلط ہے، وہ تو انہوں نے کہا ہے کہ وہ انکوائری کریں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کا ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ان کو جو ہے صحیح معلومات نہیں دے رہا ہے، بیوروکریسی آپ لوگوں کو یہاں پر خراب کرنا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو انکوائری ہو گی، اس پر منسٹر صاحب آپ انکوائری کریں، ٹھیک ہے، باقی آپ کا جواب پورا آ گیا ہے، آپ نے وہ تفصیل نہیں مانگی۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب، جواب تو میں نے ان کو پورا دیا ہے، سکیم وائز یہ لکھ دیں میں ان کو سکیم وائز تفصیل دے دوں گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس طرح بھی کریں کہ یہ جو این ایف سی ایوارڈ سے وہاں پہ انہیں پیسے دینے تھے Merged area کو، صرف ہم ہی دے رہے ہیں باقی کوئی وہاں کوئی دوسرا صوبہ اس کو پیسے دے بھی نہیں رہا ہے، ذرا ادھر بھی بات کریں ناں کہ جو وعدے کئے ہیں وہ بھی یہاں پر پورے کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی، بس ہو گیا ناں، کافی ڈیبیٹ ہو گئی ہے، نہیں وہ منسٹر صاحب نے جواب تو دے دیا ناں، دیکھیں آپ نے تفصیل مانگی ہی نہیں ہے اور جو غلطی ہے وہ انہوں نے تسلیم کر لی ہے کہ اس پر انکوائری کریں گے، بس ٹھیک ہو گیا ناں، غلطی ہے اس میں کہ آج کی Date کا Figure نہیں ہے، یہ دسمبر کا ہے، یہ غلط ہے، آج کا جو Figure ہے، وہ خرچہ زیادہ ہوا ہے، وہ منسٹر صاحب بتا رہے ہیں۔ جی نگہت بی بی۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ)

جناب سپیکر: دیکھیں، ریاض خان نے جواب پورا دے دیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جناب سپیکر، ویسے بھی ہم پہ الزام تو ویسے ہے ویسے ہی صحیح، آپ مجھے اتنا فلور دیتے ہیں، مطلب بے تکی میں باتیں کرتی ہوں، آپ مجھے فلور دیتے ہیں، میں بے تکی بکواس کرتی ہوں، یہاں پہ آپ مجھے فلور دیتے ہیں اور میرے یہی سب لوگ یہ سمجھتے ہیں، یہاں پہ اپوزیشن والے بھی

اور ٹریژری والے بھی لیکن ان کو پتہ نہیں ہے کہ آپ مجھ پہ کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں، میرا کوئسچن ہوتا ہے، میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہوتا ہے، میرا جو ہے تو کال اٹنشن ہوتا ہے، میری امنڈ منٹس ہوتی ہیں تو میں اسی لئے بار بار اٹھتی ہوں۔ کل جو پانچ لوگ آپ کے پاس آئے تھے آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ ان لوگوں کو یہ جواب دیتے، ان لوگوں کو یہ جواب دیتے کہ جب قومی اسمبلی میں آپ کو زیادہ ٹائم ملتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی مک مکا ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے جواب دیا تھا کہ نگہت کا بزنس ہوتا ہے وہ تب آتی ہے، یہاں اکثر لوگ جو ہیں پوائنٹ آف آرڈر کی آڑ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ان لوگوں کو شرم آنی چاہیے، میرا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہ نہ، وہ ان کا ہے ناں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہ میں کوئی پوائنٹ آرڈر آپ کے ہاں لیتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو میں نے تو ابھی کہہ دیا کہ پوائنٹ آف آرڈر کا کوئی منسٹر جواب نہیں دے گا، وہ پوائنٹ آف آرڈر چیز ہی غلط ہے، اس کا کوئی منسٹر اب Response نہیں کرے گا پوائنٹ آف آرڈر پہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہ، میں آپ کے ساتھ باتیں کر رہی ہوں، اب جناب سپیکر صاحب، آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتی ہوں ورنہ نہیں، جی میں اس سوال سے مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب یہ ٹھیک ہے، بس ریاض خان صاحب، ریاض خان صاحب، بس اس کوئسچن کو ختم کریں اور اس کی آپ ڈیٹیل دیدیں۔

<u>معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات</u>: سپیکر صاحب، میں نے تو اس کو Actual position بتا دی، ساتھ میں یہ سکیم وائز تفصیل بھی یہ کہیں تو میں دے دوں گا ناں، میں نے کب کہا ہے کہ میں نہیں دوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کی تفصیل بھی دیدیں گے آپ کو، اور انکوائری بھی کریں گے۔ کوئسچن نمبر 10691، میر کلام صاحب۔ Lapsed, not around کوئسچن نمبر 10487، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Lapsed, not around. Question No. 10487, Shagufta Malik Sahiba.

* 10487 _ <u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی میں سفر کرنے پر ٹکٹ کی مد میں رقم وصولی کی جائے گی؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ابتدائی مرحلے میں فی فرد ٹکٹ کتنا ہوگا اور کتنے عرصے کے لئے رقم وصول کی جائے گی؟

<u>جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ)</u>: (الف) بی آر ٹی میں سفر کرنے والے تمام مسافروں سے حکومت خیبر پختونخوا کی جانب سے طے شدہ ریٹ کے مطابق کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) بی آر ٹی پشاور کے باقاعدہ آغاز کے بعد بی آر ٹی میں سفر کرنے والے تمام مسافروں سے حکومت خیبر پختونخوا کی جانب سے طے شدہ ریٹ کے مطابق کرایہ وصول کیا جاتا ہے، مسافر حضرات سے پہلے پانچ کلومیٹر کے لئے دس روپے وصول کئے جاتے ہیں اور ہر پانچ کلومیٹر پر پانچ روپے کا اضافہ ہوگا۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ سوال سر، اس میں جو مجھے ضمنی سوال کرنا ہے کیونکہ Already جو جواب ہے اس میں بتایا ہے کہ بی آر ٹی کا جو فی کلومیٹر پانچ کلومیٹر کے لئے جو Ten rupees کا انہوں نے بتایا ہے، ایک تو مجھے یہ بتایا جائے کہ جو آپ نے دس روپے کی بات ہے کہ ہم Per Kilo meter، فی کلومیٹر دس روپے لیتے ہیں تو جن کے پاس کارڈ نہیں ہے، یہ تو ان کے لئے ہے جن کے پاس کارڈ ہے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ یہ بعض لوگوں سے پچیس لیتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم سے پچاس لیتے ہیں، تو یہ Clear کیا جائے کہ یہ طریقہ کار کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو Overall اگر ہم دیکھیں اس کو کہ ایک تو یہ بھی بتایا جائے کہ ابتدائی جو چھ مہینے تھے اس میں یہ بتایا جائے کہ جو رقم ہے، ٹوٹل کتنی رقم اور مسافروں کی جو تعداد ہے، ابتدائی جو چھ مہینے ہیں وہ مجھے بتایا جائے اور آیا یہ جو رقم وصول کر رہے ہیں تو اس سے ہمارا جو Overall اخراجات ہیں، قرضوں کے، کیونکہ Already ہم جتنا قرضہ لے چکے ہیں ایشین بینک سے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم قرضے کی واپسی کس حد تک ممکن ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی اختیار ولی صاحب، سپلیمنٹری، اختیار ولی صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، میں اس کے یہ Add کرنا چاہونگا، اگر کوئی ذمہ دار بندہ یہ بھی بتا دے کہ بی آر ٹی کے بنانے میں، اس کو Establish کرنے میں جو بیرونی قرضے حاصل کئے گئے تھے ڈالرز میں، اس کی واپسی شروع ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی؟ کیونکہ وہ ڈالر کا ریٹ بھی میرے خیال میں آج کل پھر نیچے آ رہا ہے تو نقصان ضرور ہوتا ہوگا، ذرا تھوڑا اس کے بارے میں بتا دیں کہ اس کی واپسی شروع ہوئی ہے، اب تک اس میں کتنے پیسے واپس ہو چکے ہیں اور کتنے رہتے ہیں؟

<u>Mr. Speaker</u>: Who will respond? Minister Transport.

جناب شاہ محمد خان(وزیر برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، محترمہ نے جو کوسچن کیا ہے، اس میں جواب آیا ہے اور Clear ہے کہ ہم پہلے جو پانچ کلو میٹر ہے اس پر دس روپے وصول کرتے ہیں اور اس کے بعد ہر نئے پانچ کلو میٹر پر ہم پانچ روپے اس کا اضافہ کرتے ہیں اور جو کرایہ اس نے کہہ دیا، ہم کیش میں نہیں لیتے، کرایہ کا سسٹم ہے، اے ٹی اے سسٹم ہے، Validater ہے ہر بس میں اور صاف ستھرا، اس کی ایک کمپنی ہے LMPR، تو یہ سب کچھ Collect کرتے ہیں اور ٹرانس پشاور کے اکاؤنٹ میں یہ جمع ہوتے ہیں روزانہ کی بنیاد پر، اگر اس کے بعد بھی اس کو کوئی خدشات ہیں، کوئی کوسچن ہے تو وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں، اس کو تفصیل دیں گے، Written میں اس کی، ہمارے ساتھ تفصیل بھی ہے اس کی۔ جہاں تک اختیار ولی صاحب کا سوال ہے، اس سے ہماری ریکویسٹ ہے ہمارا معزز رکن ہے کہ وہ ایک نیا کوسچن جمع کریں، جو بھی اس کے تحفظات ہیں، جو کوسچن ہے، اس کا ہم جواب دینگے اسمبلی فلور پر۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، بی آر ٹی پر Already بہت زیادہ Reservations ہیں اور اس حوالے سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر منسٹر صاحب کمیٹی کو ریفر کر دیں، کیونکہ اس پر بہت زیادہ ڈسکشن ہونی ہے، Already جو ایشیاء ترقیاتی بینک ہے، ان کا جو قرضہ ہے، اس حوالے سے بھی بات ہے، ایک بات اور بھی ہے سر، کہ یہ انہوں نے دس روپے کرایے کی بات کی ہے، Already ہم اربوں کے قرضے لے چکے ہیں، تو اگر یہ ہم دیکھ لیں، آپ ایک ہزار روپے ٹکٹ لیں یا پانچ سو روپے ٹکٹ لیں، تو پھر کس حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم کچھ Recovery کر سکتے ہیں یا ہم دے سکتے ہیں؟ لیکن اگر آپ سو روپے ٹکٹ یا سو سے کم لیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ حکومت پھر سالانہ، I think پندرہ ارب کی سبسڈی دے گی، تو کیا یہ Possible ہے حکومت کے لئے؟ اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں جو بچے سفر کرتے ہیں، ان کی Limit کا بھی ہے کہ بچے کتنی Age کے جو ہوتے ہیں وہ اس میں سفر کر سکتے ہیں، Already بہت زیادہ ایشوز ہیں، تو میں ریکویسٹ کرونگی کہ بہت Short انہوں نے Answer دیا ہے تو اگر اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): میڈم نے جو کوئسچن جناب سپیکر صاحب، پوچھا ہے، اس کا جواب تو ہم نے کمپلیٹ دیا ہے، باقی اگر وہ کوئی کوئسچن لانا چاہتی ہیں تو اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں، اسمبلی فلور پر جواب دیں گے اور جو کوئسچن اس نے کیا ہے، اس کے اور بھی کوئسچنز آرہے ہیں، ان پر ہم جواب دیں گے، جو اس کے قرضہ جات کے بارے میں ہے، ہم فلور پر اس کو ہر چیز پر مطمئن کرینگے۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے، اب کوئی نئی چیز ہے تو نیا کوئسچن لائیں گے۔

محترمہ شگفتہ ملک: دیکھیں سر، میں نے سبسڈی کی بات کی ہے تو مجھے ذرا بتایا جائے کہ آپ لوگ سبسڈی کا کیا آپ کا طریقہ کار ہے اور آپ پھر سالانہ کتنا دیں گے؟ اگر آپ پچیس روپے اور دس روپے ٹکٹ لے رہے ہیں تو آپ مجھے وہ جواب تو دے دیں کہ آپ قرضہ اور اخراجات کا جو وہ ہے۔ وہ ممکن کب تک ہے، واپسی کب تک ممکن ہے؟ آپ مجھے جواب دے دیں مطمئن، میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، کم از کم جو مجھے جواب دیا گیا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: آپ اس کا کوئسچن لے آئیں، ہم جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کے کوئسچن میں قرضوں کا ذکر ہی نہیں ہے ناں، آپ کا کوئسچن ہے کہ بی آر ٹی میں سفر کرنے پر کتنی رقم وصول کی جاتی ہے اور پھر ٹکٹ کتنا ہوگا؟ تو قرضوں کے لئے تو آپ نے اس میں Mention ہی کوئی نہیں کیا ہوا، تو وہ پھر جواب کدھر سے لائیں؟ اس وقت بقیہ جواب ہوگیا۔ حمیرا خاتون صاحبہ، کوئسچن نمبر 10542۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، میرا سوال اگر کمیٹی کو ریفر کیا جاتا تو اچھا ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ کا جواب پورا ہو گیا ناں، بس جی آگے چلیں، اجلاس بھی دیکھیں، رمضان شریف بھی ہے۔ حمیرا خاتون صاحب، 10542۔

* 10542 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر ٹرانسپورٹ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اور اس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اور اس کے تحت کسی پراجیکٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 17 اور اس سے بالا سکیل کے جن افسران کو اضافی چارج کے تحت مختلف پوسٹوں پر تعینات

کیا گیا، ان کے نام سکیل اور اضافی پوسٹوں پر خدمات کا دورانیہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد کیا ہے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): (الف) محکمہ ٹرانسپورٹ کے ڈائریکٹریٹ، ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ اور ٹرانس پشاور (The Urban Mobility Company) میں کسی بھی آفیسر سکیل 17 یا اس سے بالا سکیل آفیسر کو کوئی اضافی چارج پر تعینات نہیں کیا گیا ہے، تاہم محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایک اور پراجیکٹ ٹرانسپورٹ پلاننگ اینڈ ٹریفک انجینئرنگ یونٹ (TPU) میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ کے سینیئر آفیسر کلیم اللہ بلوچ ایڈیشنل سیکرٹری (بی پی ایس 19) کی پوسٹ پر تعینات تھا اور مذکورہ آفیسر کی ٹی پی یو پراجیکٹ میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کے اضافی چارج پر تعینات کیا گیا تھا جس کا دورانیہ چھ مہینے اور بائیس دن تھا، (03-08-217 سے 19-03-2019)۔

(ب) نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ٹرانسپورٹ پلاننگ اینڈ انجینئرنگ یونٹ (ٹی پی یو) پراجیکٹ میں کوئی نئی بھرتی نہیں ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	پوسٹ کا نام بمعہ سکیل	تعداد
1	موٹر موبائل پٹرولنگ انسپکٹر (بی پی ایس 16)	09
2	سب انسپکٹر (بی پی ایس۔14)	02
3	موٹر وہیکل ایگزامینر (بی پی ایس۔12)	08
4	ڈرائیور (بی پی ایس۔03)	03
5	نائب قاصد (بی پی ایس۔03)	03

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی اور آپ کی اس کرسی کی نہایت دل سے قدردان ہوں لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ مسلسل آپ کی رولنگ دینے کے باوجود جو ہے، ان کے یہاں پر جوابات دینے کا رویہ اس قدر غیر ذمہ دارنہ ہے کہ میں نے جو سوال پوچھا ہے جناب سپیکر صاحب، وہ ہے اس کے جز (ب) میں میں نے سوال پوچھا ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ ٹرانسپورٹ میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وار تعداد بتائی جائے؟ جس کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران سکیل تین سے سکیل سولہ تک کل پچیس ملازمینوں

کو بھرتی کیا گیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس ایوان کے ساتھ تو مذاق کیا گیا ہے کیونکہ اس عرصے کے دوران صرف پشاور میں بی آر ٹی نامی منصوبہ جو ہے وہ بلا مبالغہ سینکڑوں بھرتیاں کروا چکا ہے۔ میرا سوال اس حوالے سے یہ ہے کہ کیا بی آر ٹی منصوبہ جو ہے وہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے تحت نہیں ہے؟ اگر ہے تو پھر تو یہ سوال بالکل ایک مذاق ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر منسٹر صاحب بتادیں کہ بی آر ٹی منصوبہ ان کے Under نہیں ہے، یہ کس کے Under ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>وزیر برائے ٹرانسپورٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، میڈم نے جو کوئسچن کیا اور اس نے یہ پہلے بھی کیا تھا اور ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی کو باقاعدہ اس کوئسچن ریفر کیا ہے۔ چونکہ ٹرانس پشاور ہمارے Under نہیں ہے، وہ ایک پرائیویٹ کمپنی ہے جو کہ Poma Board کے Under ہے، تو اس نے جو بھرتیاں کی ہیں، وہ پرائیویٹ کمپنی نے کی ہیں، اس کی اگر وہ تفصیل مانگنا چاہتی ہیں، وہ سینکڑوں میں بتاتی ہیں لیکن میں فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ہزاروں میں ہیں لیکن وہ ایک پرائیویٹ کمپنی نے وہ بھرتیاں کی ہیں۔ اس کا ایک طریقہ کار ہے، ایکٹ کے ذریعے ان کے تمام قوانین موجود ہیں، جو بھی میڈم پوچھنا چاہتی ہیں ہم دے ل گے تمام ڈاکومنٹس۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر صاحب، اس میں تو بہت بڑا Contradiction ہے، یہ تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ کا کچھ حصہ جو ہے اس کے Finances اور اس کی ساری چیزوں کے لئے گورنمنٹ جواب دہ ہے اور جب وہ بھرتیاں دے گی تو اس کے لئے پھر پرائیویٹ ادارہ جواب دے، یہ تو نہیں ہو سکتا، اس جواب کے اندر تو بہت بڑا Contradiction ہے، میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں۔ میرے خیال میں اس میں ہزاروں نوکریاں دی گئی ہیں، اس میں یہ ایک الگ Topic ہے کہ اس کے اندر جو کچھ ہے، لیکن جو یہ جواب ہے یہ تو بالکل محکمے کا ہے، یعنی مجھے تو نہیں لگ رہا ہے کہ یہ جواب ٹھیک ہے، میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہو گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے ٹرانسپورٹ</u>: جو میڈم پوچھتی ہیں، جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن ہم نے Already سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کیا ہے۔ اگر وہ اس میں بیٹھنا چاہتی ہیں وہ بھی اس میں بیٹھ جائیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ میڈم ہی کے کہنے پر ہم نے ریفر کیا تھا، جو ایک کوئسچن آیا تھا اور اس میں یہی بھرتیوں کا طریقہ کار

ہے اور جو وہ طریقہ کار ہے، جو ایکٹ ہے،اس میں ٹرانس پشاور کے اختیارات ہیں، اگر آپ کسی چیز کو ڈاکیومنٹس میں لینا چاہتی ہیں، ہم تیار ہیں جی۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں، آپ ہی کے کسی کوئسچن میں وہ، جی

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب،ایک تو اس دن اکبر ایوب خان صاحب نے مجھے یہ بات کہی کہ آپ کا سوال ڈیفر ہوا تھا کیونکہ آپ چھٹی پر تھی، حالانکہ میرا پورا سال جو ہے، میرا ریکارڈ آیا تھا کہ میں نے ایک چھٹی نہیں کی، اب یہ جو کہہ رہے ہیں منسٹر صاحب، لیکن آپ اس کو اس سوال کے ساتھ Club کرلیں اور برائے مہربانی مجھے بھی اس کمیٹی کے جو سوال بھی ہیں اس کو بھی اس کے ساتھ ہی Attached لیں تو میرے خیال میں میرے لئے آسانی ہو جائیگی، آپ سے ریکویسٹ ہے پلیز۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا جو کوئسچن ہے جو سٹینڈنگ کمیٹی میں Referred ہے اور اسی حوالے سے، وہ بھی اس میں شامل ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس کو بھی ریفر کر دیں؟

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: یہ ریفر ہو چکا ہے Already کمیٹی میں، سٹینڈنگ کمیٹی میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے یہ ایشو Already وہاں پر تو چیئر مین کمیٹی جو ہیں آپ کو سپیشل اس میں بلوالیں، اس میٹنگ میں، جو بھی چیئر مین ہیں اس کمیٹی کا، سٹینڈنگ کمیٹی کا، وہ حمیرا خاتون صاحبہ کو اس میں بلا دیں۔ کوئسچن نمبر 10547، سراج الدین صاحب، (موجود نہیں) Lapsed۔ کوئسچن نمبر 10664، یہ کوئسچن تو کبھی Lapse ہوناہی نہیں ہے۔ خوشدل خان صاحب۔

* 10664 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں سال 2013 سے لے کر 2018 کے دوران مختلف اضلاع و تحصیل بار کونسلوں کو فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران کن کن بار کونسلوں کو کتنا کتنا دیا گیا ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان(وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی وقانون و پارلیمانی امور):</u> (الف) صوبہ کی مختلف ضلع و تحصیل بار ایسو سی ایشن کو سال (2013) سے سال (2018) میں مجاز حاکم (وزیر اعلیٰ) کی منظوری کے بعد فنڈز دیئے گئے ہیں؛

(ب) مذکورہ فنڈز (Grant-in-aid) کی مد میں مندرجہ ذیل ضلع و تحصیل بار ایسو سی ایشن کو دیئے گئے ہیں۔

سال 2013

نمبر شمار	بار کا نام	رقم	مدات
01	بار ایسو سی ایشن صوابی ضلع	5.00 ملین	تعمیر برائے باچا خان لائر کمپلکس
	بار ایسو سی ایشن لاہور ضلع صوابی	1.00 ملین	خریداری فرنیچر کتب برائے لائبریری
	بار ایسو سی ایشن ڈی آئی خان	1.00 ملین	خریداری فرنیچر کتب برائے لائبریری
	بار ایسو سی ایشن لاقلعہ ضلع دیر	1.00 ملین	خریداری کمپیوٹر فرنیچر کتب برائے لائبریری
	بار ایسو سی ایشن شانگلہ	0.200 ملین	خریداری کمپیوٹر فرنیچر کتب برائے لائبریری

<u>سال 2014</u>

نمبر شمار	بار کا نام	رقم	مدات
<u>1</u>	ہائی کورٹ بار ایسو سی ایشن	7.00	ضرورت مند وکلاء کی امداد، مرمت برائے بار روم، خریداری ایک عدد فلائنگ کوچ گاڑی
<u>2</u>	ضلع بار ایسو سی ایشن شانگلہ	2.00	تزئین وآرائش برائے بار روم اور لائبریری
<u>3</u>	تحصیل بار ایسو سی ایشن کبل ضلع سوات	1.00	خریداری کتب، فرنیچر اور UPS برائے آن لائن سسٹم خریداری ایک عدد الیکٹرک واٹر کولر اور سیلنگ فین برائے بار روم
<u>4</u>	ضلع بار ایسو سی ایشن مانسہرہ	2.5	خریداری کتب فرنیچر اور فوٹو سیٹیٹ مشین برائے لائبریری خریداری ایک عدد پاور سپلائی ۔جنریٹر برائے بار روم تعمیر ایک عدد کمرہ
5	ضلع بار ایسو سی ایشن لوئر دیر	1.00	خریداری فرنیچر کتب کمپیوٹر فوٹو سٹیٹ مشین اور فیکس مشین برائے لائبریری

<u>سال 2015</u>

<u>1</u>	بار ایسو سی ایشن ضلع ہری پور	2.00 ملین	خریداری فرنیچر برائے خواتین وکلاء خریداری۔

			فرنیچر برائے بار روم خریداری کتب برائے لائبریری

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، میں بہت مشکور ہوں، میں نے اس جواب کو پڑھا، خوشی بھی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ نے بہت ساری تحصیل اور ضلعی سطح پر جتنی بار ایسو سی ایشن ہیں، ان کو مختلف وقتوں میں مختلف رقومات دی ہیں، Grants in aid دی ہیں۔ صرف میرے تین سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں، ایک یہ مجھے منسٹر صاحب بتادیں کہ یہ جو آپ نے Grant in aid دی ہے تو یہ بجٹ کے کونسے حصے سے دی ہے، کس ہیڈ کے تحت دی ہے؟ یہ ذرا مجھے بتادیں۔ دوسرا یہ کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے، آپ کس طرح بار ایسو سی ایشن کو کس طرح دیتے ہیں، آیا وہ آپ کو Application دیتے ہیں یا کیا طریقہ کار ہے اس کا؟ تیسرا ہمارا یہ ہے کہ آیا یہ ریگولر بنیاد پر آپ کا کوئی ہے حکومت کا، حکومت ریگولر بنیاد پر دینا چاہتا ہے کہ یہ سب کو دے دے، کوئی ریگولر؟ میں یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ کا آئندہ ریگولر بنیاد پر آپ تمام کو، پختونخوا میں جتنی بھی بار ایسو سی ایشن ہیں، تو آپ کا کوئی اس کے لئے آپ کے پاس کیا ہے؟ یہ تین کوئسچنز ہیں۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please. Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور):: جی تھینک یو۔ خوشدل خان، مجھے دو کی سمجھ آئی ہے تیسرے کی میں پھر پوچھ لونگا آپ سے، لیکن دو کا میں جواب دے دیتا ہوں آپ کو۔ خوشدل خان، یہ پالیسی بنی ہوئی ہے، یہ پچھلے Term میں ہم نے بنائی تھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر بار آکر کبھی کوئی منسٹروں کی منتیں کر رہا ہے کوئی دوسرے، پرویز خٹک صاحب نے کہا یار یہ ذلالت ہے، ان بیچاروں کو بار بار دھکے دینا، تو اس کے لئے ایک پالیسی بنادیں، اس میں ہائی کورٹ (لیول) کے لئے تیس لاکھ رکھ دیئے جو ڈسٹرکٹ لیول کی ہیں، ان کے لئے بیس لاکھ رکھ دیئے، جو سی گریڈ ہیں ان کے لئے پانچ لاکھ رکھ دیئے، یہ جو بجٹ والی بات ہے، مجھے اتنی ڈیٹیل، لیکن تیمور خان سے میں نے پوچھا ہے تو یہ کہہ رہے ہیں کرنٹ سائڈ سے Current side of the budget میں سے اس میں Payment ہوتی ہے، خوشدل خان، اس میں آپ سے، آپ آج کل ایک بہت بڑے ادارے کے ادھر عہدے دار ہیں، مجھے کچھ چند دن پہلے جب یہ Law ملا تو لازمی بات ہے میں ہری پور کا ہوں تو میں نے ہری پور کا پوچھا کہ دو سال سے ہمارا دس لاکھ روپے سال کا بنتا ہے اور ملا ہے یا نہیں ملا؟ انہوں نے

کہا جی نہیں ملا، میں نے کہا جی کیوں نہیں ملا؟ انہوں نے کہا جی کہ وہ ان پیسوں کی آڈٹ رپورٹ بنا کر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے سٹمپ کروا کر بھیجیں گے تو ہم اگلے سال کی قسط دیں گے، تو یہ آپ بھی مہربانی کریں ان سب کو بتائیں، پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے، پیسے ہم دے سکتے ہیں لیکن یہ جو سستی ہے، یہ بار سے سستی ہو رہی ہے اور اتنا بڑا کام نہیں ہے، تو میں نے پھر اپنے بار کے پریذیڈنٹ کو کہا کہ یار جلدی بنا کر بھیجو تاکہ ہمیں ضرورت ہے پیسے کی اور میں سمجھتا ہوں یہ بہت اچھی پالیسی ہے، اس اماؤنٹ سے زیادہ بھی، پیسے دیئے جا سکتے ہیں لیکن وہ Prerogative ہے چیف منسٹر کا، If you want to give it more, he has to give direction، تو خوشدل خان، وہ بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate</u>: Mr. Speaker, I am very thankful for your explanation, I am totally satisfied and Insha Allah I do and I will issue directives for all the bar associations to make audit of the receipts of the amount and the report be submitted to concerned quarter, thank you.

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Question No. 10804, Ms. Naeema Kishwar Sahiba.

* 10804 _ <u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبے میں 22 لاکھ بچے پیدائشی سرٹیفکیٹ سے محروم ہیں؛

(ب) حکومت بچوں کی رجسٹریشن اور سرٹیفکیٹ کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) برتھ سرٹیفکیٹ کے لئے فیس ختم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(د) حکومت خواتین کی نکاح اور طلاق کی رجسٹریشن کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور</u>: (الف) محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے اب تک تقریباً 50 لاکھ بچوں کی پیدائش کا اندراج کر چکا ہے جس میں سے والدین ضرورت کے تحت اپنے بچوں کے پیدائشی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے مجاز ہیں اور متعلقہ Vc/Nc مذکورہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

(ب) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے مطابق بچوں کی پیدائش کا اندراج Vc/Nc کی ذمہ داری ہے، موجودہ حکومت مذکورہ کام کو آسان اور سہل بنانے کے لئے تمام صوبے کو ساڑھے تین ہزار سے زائد Vc/Nc میں تقسیم کرچکی ہے جس میں بچوں کے پیدائشی اندراج کے لئے سٹاف، آلات و تکنیکی سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مزید برآں والدین اور عوام الناس کی سہولت کے لئے متعلقہ قوانین وطریقہ کار کو جامع بنانے کے لئے عمل درآمد جاری ہے۔

(ج) برتھ سرٹیفکیٹ کی فیس ختم کرنے کا کوئی اقدام زیر غور نہیں ہے کیونکہ مذکورہ سرٹیفکیٹ کی فیس کا زیادہ حصہ نادرا کو (NADRA) کو سیکورٹی پیپر کی مد میں ادا کیا جاتا ہے۔

(د) Vc/Nc اپنے دائرہ اختیار میں نکاح رجسٹرار تعینات کرنے کا اختیار رکھتی ہے جن کے ذمہ نکاح کا اندراج متعلقہ Vc/Nc میں کیا جاتا ہے جس کے لئے تکنیکی سہولیات اور عملہ موجود ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرا ایک اہم کوسچن ہے جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ ہمارے بچوں کی رجسٹریشن ہوتی ہے کہ نہیں؟ کیونکہ ہماری گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کی رجسٹریشن کریں کیونکہ اگر ہمارے پاس ڈیٹا نہیں ہوگا تو ہم اپنے آنے والی نسل کے لئے کیا پالیسی بنائیں گے؟ تو اسی لئے میں نے کہا تھا کہ رجسٹریشن پر جو فیس ہے اس کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ نادرا کو دیتے ہیں، میرے خیال میں یہ رجسٹریشن کمپیوٹرائزڈ ہونی چاہیے کیونکہ ہمارے پاس اگر ڈیٹا ہوگا تو ہم ان کے لئے ہیلتھ کی، ایجوکیشن کی کوئی پالیسی بنا سکیں گے لیکن اس میں جو اہم چیز ہے اس چیز کے لئے میں نے یہ کوسچن کیا تھا، وہ تھا جو Last میں ہے کہ یہ خواتین کے نکاح اور طلاق کی رجسٹریشن، یہ جی میں نے 2013 جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے جو میں نے پڑھا ہے، اس میں اس کی کوئی وہ نہیں ہے، اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، تو یہ بہت ضروری ہے کہ اس کا ہونا چاہیے Law میں کہ وہ لازمی ہو، کیونکہ خاص کر ایک تو نکاح کی رجسٹریشن ہونی چاہیئے جو ہمارے صوبے کے حوالے سے جو بہت اہم ایشو جو وہ کہہ رہے ہیں کہ جو Child marriage کا ہے وہ مسئلہ حل ہو جائیگا کیونکہ جب رجسٹریشن ہوگی تو ظاہر ہے شناختی کارڈ ہوگا، شناختی کارڈ ہوگا تو اٹھارہ سال کی عمر کا وہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ دوسرا جو طلاق کی رجسٹریشن ہے، اس میں بڑے مسائل آرہے ہیں کیونکہ عام Routine میں طلاق ہو جاتی ہے اور جب کوئی خاتون دوسری شادی کرتی ہے تو اس پہ حدود کے کیسز ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کی کوئی رجسٹریشن، اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا، تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے خواتین کے لئے تو میرے خیال

میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس کو لازمی کریں، طلاق کی رجسٹریشن اور نکاح کی رجسٹریشن، تو یہ اس صوبے کے لئے بہت ضروری ہے، یا تو اس کو Law میں آپ شامل کریں، اس کے لیے Amendment لے آئیں، ہم لے آئیں گے لیکن چونکہ ہمارا Private Members` Day ہی نہیں ہوتا تو یہ لازمی میں اس کے لئے لائی تھی کہ طلاق اور نکاح کی رجسٹریشن لازمی ہونی چاہیے، تو اس پہ میں یا کمیٹی کو ریفر کیا کریں، جو بھی اس کا منسٹر صاحب حل نکالیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! نعیمہ بی بی نے بہت اچھا سوال کیا ہے، خاص طور پہ برتھ رجسٹریشن کا میں ادھر سارے ہاؤس کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً سوا سال پہلے تک ٹوٹل گیارہ لاکھ رجسٹریشنز ہوئی تھیں، جب سے یہ سسٹم سٹارٹ ہوا تھا، نادرا کے ساتھ ہم نے Connect کیا ہے اس کو جناب سپیکر، ہم نے Priority پہ رکھ کے آج جناب سپیکر، سوا سال بعد ایک کروڑ اور بتیس لاکھ رجسٹریشنز بچوں کی ہم نے کر لی ہیں، ایک کروڑ بتیس لاکھ رجسٹریشنز، ایک کروڑ اکیاسی لاکھ ہمارا جناب سپیکر، ٹارگٹ تھا، Seventy three percent target ہم نے Achieve کر لیا ہے اور جناب سپیکر، اس میں ہم نے ہدایات دی ہیں کہ جو سٹاف ہے ڈی سی آفس کا، وہ Door to door جائے جناب سپیکر، اور اسی طرح جناب سپیکر، طلاق، نکاح، ڈیتھ، ان سب چیزوں کو ہم نے First hand جناب سپیکر، لیا تھا، برتھ کو ابھی Step by step دوسروں کو لے کے ان کو ان شاءاللہ اسی لیول تک لائیں گے۔ فیس کی میڈم نے بات کی، جناب سپیکر، سو روپے فیس ہے، وہ بھی اگر کوئی Printed نادرا کا، اس میں سے پچھتر روپے نادرا کو دیتے ہیں اور جناب سپیکر، پچیس روپے ہمارے اپنے دفتروں کے جو چھوٹے موٹے اخراجات ہوتے ہیں وہ ہوتے ہیں، وہ بھی اگر نادرا کا ان کو Printed والی سرٹیفکیٹ چاہیے تو تب وہ لی جاتی ہے اور جس طرح انہوں نے بات کی، یہ بہت اچھی بات ہے جی، انہوں نے کہا جی یہ طلاق کا اور اس کا کوئی ایکٹ میں Anomalies ہیں، جناب سپیکر، اس میں ہیں Anomalies، ہم اس کے اوپر میں بیٹھا ہوا ہوں، میں کام کر رہا ہوں، وہ ایک بار ہم ان شاءاللہ ڈیٹیل میں ورک کر کے تمام چیزوں کو کلیئر کرانے کے لئے ان شاءاللہ ہم اسمبلی میں لائیں گے جی۔

جناب سپیکر: .Thank you جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بالکل میں Appreciate کروں گی، اس کو ہونا چاہیئے، لازمی ہونا چاہیے، ایکٹ کو جو میں نے پڑھا ہے نہ طلاق کی رجسٹریشن ہے نہ نکاح کی رجسٹریشن کا کوئی ہے، تو یہ میرے خیال میں بہت ضروری ہے کہ ہم اس کو ایکٹ میں شامل کریں، تو میری ریکویسٹ ہو گی، میں اس پہ زور دوں گی کہ اس کو ایکٹ میں شامل کریں اور لازمی کریں، جو بچوں کی رجسٹریشن ہے، بالکل یہ بڑھی ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اب سکول میں جب ایڈمیشن ہوتا ہے تو وہ لوگ مانگتے ہیں تو میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ چونکہ غریب لوگ اتنی فیس نہیں دے سکتے تو اگر فیس کو ختم کریں تو بہتر ہو گا، اس پہ میں زیادہ زور نہیں دوں گی باقی لیکن اس پہ زور دوں گی کہ یہ طلاق اور نکاح کی رجسٹریشن کو لازمی ایکٹ میں شامل کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 10971, Ms. Rehana Ismail Sahiba.

* 10971 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ہاؤسنگ سوسائیٹیز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ ان میں کل کتنی رجسٹرڈ سوسائیٹیز ہیں اور ان سوسائیٹیز کا سرٹیفکیشن معیار (Standard Certification) کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، میں نے ہاؤسنگ سے کوئسچن کیا تھا ہاؤسنگ سوسائیٹی کے بارے میں کہ کتنی رجسٹرڈ سوسائیٹیاں ہیں لیکن اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ پھر اس دن والا، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور): سر، اس پہ کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کس بارے میں؟ ہمیں تو لکھا Answer / reply not received

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: سر، یہ ہاؤسنگ کی طرف سے ہے لیکن اصل میں سر، میرے خیال میں لوکل گورنمنٹ کو آنا چاہیے تھا I don't know ہاؤسنگ کو کیوں بھیجا گیا؟ یہ آپ کو ڈاکٹر صاحب جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب۔

جناب امجد علی(وزیر برائے ہاؤسنگ): بالکل، اکبر صاحب جو کہہ رہے ہیں، یہ ٹھیک ہے کیونکہ یہ لوکل گورنمنٹ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یہ کوئسچن، جو پرائیویٹ سوسائیٹیز بنتی ہیں، اس کی NOCs اور یہ سب، وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ تو لوکل گورنمنٹ سے پڑتا ہے۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: وہ لوکل گورنمنٹ (ڈیپارٹمنٹ) دیتا ہے لیکن یہ سوال مجھے، اس کی میں نے Approval بھی نہیں دی کیونکہ میں سستا بازار، رمضان سستا بازار کے وزٹ پہ تھا۔ دو کوئسچنز ہیں میرے ڈیپارٹمنٹ کے تو میں وہاں سے جب دو بجے وہاں گیٹ پہ پہنچا تو میرے پی ایس نے مجھے یہ فائل پکڑائی کہ یہ آپ کے کوئسچنز ہیں تو اس کی آپ Approval دے دیں تاکہ ہم واپس اسمبلی بھیج دیں، تو میرے خیال میں سپیکر صاحب، یہ جس طرح اپوزیشن والے ہمیشہ گلہ کرتے رہتے ہیں کہ جب میں نے ابھی اپنے ڈی جی صاحب کو یہاں لابی میں بٹھایا، ان کو کہا کہ یہ جو دو کوئسچنز ہیں یہ مجھے کیوں دو بجے آپ لوگوں نے بھیجے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ چونکہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے جو ہے ناہمیں ٹائم پہ نہیں ملے، تو میرے خیال میں اس کی Proper inquiry ہونی چاہیئے کہ اگر یہاں اس Part پہ کمزوری ہے تو اس کو سزا ملنی چاہیئے، اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے Part پہ کمزوری ہے، وہ جھوٹ بولتے ہیں تو اس کی سزا ان کو ملنی چاہیئے۔ دوسرا یہ جو کوئسچن ہے، دوسرا کوئسچن ہے، اس کا جواب بھی صحیح نہیں تھا اس لیے میں نے واپس اس کی Approval نہیں دی۔ تو میرے خیال میں آپ رولنگ دے دیں کہ اس کی Proper inquiry ہو جائے۔ Thank you.

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، یہ دوسرا کوئسچن بھی آپ سے Related ہے یا ان سے ہے؟ یہ دو کوئسچنز ہیں۔

* 10975 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نشتر آباد پشاور میں بوسیدہ بنگلوں کو گرا کر نئے فلیٹس تعمیر کرنے کا وعدہ کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پانچ سال گزر جانے کے باوجود بھی اس پر پیشرفت نہیں ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، آپ ذرا پڑھ دیں کیونکہ میں تو سمجھا ہاؤسنگ کے تھے، وہ دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا ہے، کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ حکومت نے نشتر آباد پشاور میں بوسیدہ بنگلوں کو گرا کر نئے فلیٹس تعمیر کرنے کا وعدہ کیا تھا، اگر اثبات میں ہے تو، یہ آپ کا ہے، یہ آپ سے Related ہے؟

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): جی، یہ میرا ہے۔

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: جی جناب سپیکر، یہ ان کا ہے۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: یہ تو میرے ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے۔

جناب سپیکر: اور جو پہلے والا ہے، وہ آپ کا ہے۔

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: وہ میرا ہے، وہ غلطی سے ادھر چلا گیا ہے، وہ آپ بھیج دیں تو میں ڈیٹیل لے کے دے دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ کوسچن 26 مارچ کو یہاں سے گیا ہے جی، اسمبلی سے، یہ میرے پاس کاپی ہے۔

Admitted, copy of starred / unstarred Assembly Questions for the current session, the undersigned is directed to forward Question No. 10971.

یہ یہی کوسچن ہے، In terms of certified یہ گیا تھا 26/03/2021 کو جی۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: بالکل، یہ کوسچن جو ہے اس کا جواب تو لوکل گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ دے گا لیکن اس کا Reply میں نے آپ کو بتایا ہے جناب سپیکر، سپیکر صاحب، کہ اس لیے نہیں آیا کہ یہ کوسچن مجھے آج دو بجے ملا ہے، وہ بھی اسمبلی گیٹ پہ۔

جناب سپیکر: نہ، یہ بھی تو ایک مذاق ہے نا کہ دو بجے منسٹر کو ایک جواب دیتا ہے ایک ڈیپارٹمنٹ تو پھر اس کا کیا کریں؟ اب وہ جواب پھر، میں آج اس کو باہر نکالوں، میں کیا کروں؟ مجھے یہ بتائیں۔ اس دن فنانس والوں کو نکالا، آج ہاؤسنگ والوں کو نکالوں، دیکھیں، بات یہ ہوتی ہے کہ صرف منسٹر کو جواب دینا نہیں ہوتا، جواب اس ایوان کو دینا ہوتا ہے اور منسٹر کو اپنی جگہ Sound کرنا ہوتا ہے، اب ایوان میں یہ دونوں سوالوں کے جواب نہیں آئے ہوئے اور آپ کو جا کے دے دیئے تھے، اس دن جھگڑا صاحب کو دے دیئے،

انہوں نے صبح سویرے جا کے جواب، یہ اکبر ایوب صاحب کہتے تھے لاء والوں نے مجھے پتہ نہیں دے دیا رات کو، تو یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی، جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر برائے خزانہ و صحت)</u>: سر، یہ جو معاملہ ہے، اس پہ میری ایک دو Recommendations ہیں کیونکہ میں نے کوشش کی ہے، ہیلتھ میں فنانس میں کسی حد تک Process streamline ہو جائے۔ یہاں پہ میرے خیال میں کیونکہ یا تو اس کو کُسچن کو ہم Seriously لیں، اگر Seriously نہیں لیتے تو پھر یہ کو کُسچنز ہونے ہی نہیں چاہئیں۔ دو اس میں ایشوز ہیں، میں نے ایک پہ کافی حد تک کام کرنے کی کوشش کی ہے، وہ ہے جوابوں کی جو کوالٹی ہے، اس کے لئے تو At least میں یہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ جو بھی کو کُسچنز آتے ہیں، ان کے جواب خود Review کرتا ہوں، تھوڑی سی اس میں سے Red tape نکالی اور جو وہ کو کُسچن اپوزیشن سے ہو، گورنمنٹ سے ہو، وہ کو کُسچن اگر اس ایوان سے آیا ہے، وہ Seriously ڈیپارٹمنٹ کو لینا چاہیئے، اور شاید یہاں پہ اگر آپ کوئی Forum بنا سکتے ہیں کہ اس کا پراسیس آسان کریں، تو اس کے لئے تو میں نے یہ کیا ہے کہ جہاں بھی ڈیپارٹمنٹ کوشش کرتا ہے کہ وہ جان چھوٹے یا ایسے سرسری جواب دے دے کیونکہ بہت ایسے ہوتا ہے کہ وہ خود میں واپس کر دیتا ہوں کہ یہ نہیں چلے گا، آپ کو Proper ایک جواب دینا ہے، کہیں کسی اور محکمے سے یا فیڈرل سے، ایک یہ Improvement area ہے، اس پہ Instruction جانی چاہیئے۔ دوسرا جس وجہ سے جواب لیٹ آتے ہیں، میرے خیال میں وہ پراسیس ہی اتنا لمبا ہے، یہاں سے جاتا ہے، میرے پاس سوال تو آ جاتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں پتہ چلتا کہ یہ کب Due ہے یا نہیں Due؟ اس پراسیس کو بھی آسان کرنا ہے، جو یہاں سے ڈیپارٹمنٹ کو جائے اور ڈیپارٹمنٹ میں سیکشن سے اوپر آتے آتے اس کو مہینے لگ جائیں، میرے خیال میں اگر اس پہ کوئی چھوٹا سا گروپ بیٹھ کے اس کو Streamline کر دے کیونکہ اسمبلی بزنس کا ایک Important حصہ ہیں جوابوں کی کوالٹی اور Timeline دونوں ٹھیک ہونے چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل ٹھیک آپ نے کہا ہے، یہاں سے تو Simple یہ اسمبلی، جیسے ہی کو کُسچن آتا ہے وہ روانہ کر دیتی ہے اور یہ ڈیٹیل موجود ہے، اب ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے اندر اتنا مشکل سسٹم ہے، چونکہ میں خود وزیر رہا ہوں، تو وہ بس ایک تو Care نہیں کرتے، دس دس دن ایک کے پاس پڑا رہتا ہے، اوپر جاتا ہے، پھر جہاں سے جواب لینا ہوتا ہے، وہ اس کو In fact serious ہی نہیں لیتے، I am thankful

And also thankful to Chief اس دن جو ہم نے کیا تھا، to Chief Secretary Sahib
Minister Sahib کہ دونوں نے سخت نوٹس لیا، اس دن کا، جو یہاں بات چیت ہوئی، میرا مزاج نہیں ہے ایسا سخت، لیکن میں پریشان ہو گیا تھا کہ میں نے اس اسمبلی کے وقار کی قسم اٹھائی ہوئی ہے، حلف اٹھایا ہوا ہے کہ میں اس حلف سے آگے پیچھے میں نہیں ہٹوں گا، جو اسمبلی کا وقار ہے، میں اس کو Maintain رکھوں گا، اس پہ چیف منسٹر صاحب نے بھی، چیف سیکرٹری صاحب نے بھی ایک لمبا چوڑا لیٹر لکھا ہے To all the Secretaries تمام ڈیپارٹمنٹ میں اور انہوں نے بالکل واضح، Categorically اس میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی بھی سیکرٹری اگر اسمبلی کے بزنس میں بے احتیاطی کرے گا، سوال جواب میں بے احتیاطی کرے گا یا Attendance میں بے احتیاطی کرے گا تو اس کے خلاف انکوائری Initiate کی جائے گی، تو اب تو انکوائری Initiate ہو گی، چونکہ چیف سیکرٹری صاحب کا یہ بڑا واضح لیٹر ہے اور اسی طرح ہی یہ معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ ابھی یہ دونوں سوال جو ہیں یہ میں ریفر کرتا ہوں To the concerned Committee تاکہ اس میں ذرا سوال جواب ہو جائیں، So، جی جی، فنانس منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے خزانہ وصحت</u>: جناب سپیکر، میں آپ کے ساتھ سو فیصد Agree کرتا ہوں اور ہم نے ہی اس اسمبلی کا وقار رکھنا ہے، اگر ہم نے کوئسچنز کی کوالٹی بہتر کرنی ہے میرے خیال میں، تو اگر آپ ہی کوئی کمیٹی Constitute کر دیں جس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ممبرز ہوں، دو تین جو پراسیس کی Changes ہونگی، مثلاً میرے خیال میں اگر وقار رکھنا ہے تو ہم نے As Ministers ہی وہ شروع کرنا ہے، That means کہ جیسے آپ کی یہاں سے، ایک میں مثال دیتا ہوں، جو سوالات کی لسٹ جاتی ہے وہ منسٹر آفس کو بھی Directly پہنچنی چاہیئے تاکہ منسٹر کا سٹاف دیکھے نیچے کہ وہ سوالات کہاں پہ جا رہے ہیں، میں نے تو اپنے سیکرٹری کو ایک دن یہ بھی کہہ دیا تھا کہ آپ خیر ہے اس پہ Sign کرنے کے لئے پانچ دن نہ رکھیں لیکن I want good answers to the Questions کیونکہ خط سی ایس صاحب سے یا انسٹرکشن سی ایم صاحب سے جا سکتی ہے لیکن جب تک یہ پراسیس غلط ہو گا، ہم بار بار اسی پہ ڈیبیٹ کرتے جائیں گے اور جو بڑے Valid Questions آتے ہیں، ان کے جواب نہیں آئیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، میں ایک بات عرض کروں، آپ سارے منسٹرز کو اپنے ہاتھ میں ایک ایک ڈنڈا رکھنا پڑے گا، یہ یاد رکھیں ورنہ کام نہیں ہو گا۔ (تالیاں) جو بات آپ نے ابھی کی، یہ آپ

لوگوں کو جاتا ہے کوئسچن، آگے سے آپ کے سامنے Put upہی کوئی نہیں کرتا، یہاں سے کوئسچن جاتا ہے To Secretary and to Ministerتاکہ منسٹر کے نوٹس میں بھی آئے، یہ میرے پاس آپ دیکھ لیں اور وہی میں کہتا ہوں کہ اب وہی میں نے ڈنڈے کی کیوں بات کی ہے کہ یہاں آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، سیکرٹریٹ کے آوے ہیں تو وہ بگڑے ہوئے ہیں، ہمارے دفتروں کے آوے ہیں تو وہ بھی بگڑے ہوئے ہیں، جنہیں ہم اپنے پرسنل سیکرٹری کہتے ہیں اور فلاں کہتے ہیں، ہمارے پاس بھی تو منسٹری کے اندر کافی سارا اسٹاف ہوتا ہے، اب آپ یہ چیک کریں، یہ دیکھ لیں، ہر منسٹر کو یہ ہمارے سیکرٹریٹ سے جاتا ہے تاکہ منسٹر کے بھی نوٹس میں آئے، اب منسٹر کو Put upہی کوئی نہ کرے تو منسٹر کہاں سے لائے گا؟ تو یہ ایسی چیزیں ہیں کہ یہ آپ لوگ خود ٹھیک ان کو کر سکتے ہیں، آپ کا Cooperation چاہیئے، آپ کے اپنے دفتر کے اوپر بھی اور یہ جو میں نے کوئسچنز بتائے جو آئے ہوئے ہیں، آپ اٹھالیں ڈنڈا اکہ بھئی یہ کوئسچنز آئے ہوئے ہیں، یہاں سے ہم آپ کو ڈیٹیل دے دیتے ہیں کہ آپ کے پرسنل سٹاف نے آپ کو وہ کیوں Put up نہیں کیا؟ اور اسی طرح سیکرٹری کا، تو ہم تو پوری کوشش کررہے ہیں، آپ بھی ہمارے ساتھ اس میں تعاون کریں گے، ان شاءاللہ ہم اس کو ٹھیک کر لیں گے۔ دوسرا، (سیکرٹری اسمبلی سے) ان شاءاللہ ہم اس کو ٹھیک کر لیں گے۔ دوسرا منسٹر صاحب، آپ کا جو اس کوئسچن کا ایشو ہے، اس پر آپ خود ایک انکوائری بنائیں اور اس کی انکوائری کریں۔

<u>جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ)</u>: ٹھیک ہے، ان شاءاللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا اپنا چونکہ ڈیپارٹمنٹ ہے تو ہم یہاں سے اچھا نہیں لگیں گے کہ کوئی کمیٹی بنادیں اس کے لئے۔

<u>وزیر برائے ہاؤسنگ</u>: ٹھیک ہے، ہم Departmental inquiry اس پر کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Departmental inquiry کریں کہ وہ ایسا کیوں ہوا ہے، آپ کے سیکرٹری کے Part پہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

<u>وزیر برائے ہاؤسنگ</u>: ٹھیک ہے، Thank you.

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تھوڑے تھوڑے Screw tight کرنا پڑیں گے تب یہ کام ہوگا۔

<u>وزیر برائے ہاؤسنگ</u>: تو اس لئے میں نے کہا کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Screw tight کریں۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: ٹھیک ہے۔
جناب سپیکر: بڑا سا پیچکش لیں جھگڑا صاحب، اس دن جو بات ہوئی تھی، مجھے افسوس ہے کہ جس افسر کے بارے میں وہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ بڑا Competent officer ہے فنانس کا، قصور اس کا نہیں تھا، وہ تو اس دن کے لئے آ گیا تھا اور میرے ہاتھ چڑھ گیا جس کا مجھے افسوس ہوا ہے لیکن حقیقت میں جس نے آنا تھا وہ کل بھی نہیں آیا، وہ آج بھی نہیں آیا، سیکرٹری فنانس کی طرف میرا اشارہ ہے کہ میں نے کہا تھا کہ سیکرٹری صاحب، آپ خود تشریف لائیں گے، اب مجھے آپ بتادیں کہ کیا خزانے کی کنجی سیکرٹری کے پاس ہے یا اس ہاؤس کے پاس ہے کہ یہ ہاؤس اجازت دے گا تو وہ اس خزانے کو کھول سکتا ہے؟ اور جب ہاؤس نے اس کو بلایا ہے تو آج ایک اجلاس میں بھی بہانہ پڑ گیا، دوسرے میں بھی، تیسرے میں بھی، میں Monday کی آخری اس کو ٹائم دیتا ہوں ورنہ ایک تو میں اس کے خلاف کوئی یہاں پہ Privilege لے آؤنگا، نمبر دو، اس کے خلاف میں جو لیٹر لکھونگا اس Displeasure کا اور اس میں ریکویسٹ کرونگا کہ It should be placed on his ACR، تو میں اس کو بہت زیادہ خراب کردونگا، یہ میں آپ کو بتادوں، اس سے کہہ دیں کہ تم سٹیٹ کے ملازم ہو، ہمارے باپ نہ بنو، You will have to come, otherwise یہ میں برداشت نہیں کرونگا، جب ہم نے کہہ دیا کہ آپ نے غلطی کی ہے، آپ آئیں تو ایک دن کے لئے، دس منٹ کے لئے آکر بیٹھ جائیں نا، کیا چیف یا آئی جی پی صاحب نہیں آکر بیٹھے، کسی نے ان کی کوئی Insult کی ہے کہ یہاں کوئی کسی کی Insult کرتا ہے؟ لیکن سیکرٹریوں کو گاہے بگاہے آتے رہتے ہیں، ویسے کئی سیکرٹری میں نے دیکھے ہیں گیلری میں آتے ہیں تو یہ آپ کے فنانس سیکرٹری آسمان سے نہیں اترے ہوئے، انہیں آپ کہہ دیں کہ اگر آپ Monday کو نہ آئے تو پھر ہر قسم اسمبلی کے Reaction کے لئے آپ تیار ہو جائیں اور میں چیف سیکرٹری صاحب سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے جو لیٹر لکھا تھا، اسی سیکرٹری کے خلاف پہلے انکوائری شروع کریں۔
وزیر خزانہ: سر، میں نے ان سے Already بات کی ہے، آپ کی بات جو ہے وہ بالکل اس میں بہت زیادہ وزن ہے، Ultimately اس صوبے کی سب سے August body یہی اسمبلی ہے، بلکہ ان کو Monday کو بھی آنا پڑے گا اور ان کو کہیں گے کہ ان کو سارا ہفتہ جو Next week جو Proceedings ہونگی He should come, if the Minister is here اگر سارے سو سے

زیادہ ایم پی ایز ہیں، He should come and listen to the business of the House.

توان شاءاللہ We will make sure that he is here allover the next week.

Mr. Speaker: That's great, thank you very much. Question No. 10971. Is it the desire of the House that this Question should be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say. "Yes" and those who are against it may say, "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Question No. 10971 is referred to the concerned Committee of

اب دوسرا نلوٹھا صاحب ہیں نہیں ورنہ میں اس کو بھی ریفر کر دیتا لیکن وہ آج بیٹھے ہوئے نہیں ہیں جی، یہ کافی ہے، آپ سارے ان شاءاللہ ایک مہینے بعد مجھے دعائیں دیں گے، تھوڑا سا تعاون کریں تو یہ Privileges آنا بھی بند ہو جائیں گے ہاؤس میں۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور): سر، آج ہماری پارلیمانی پارٹی کی، ٹائم کم تھا، چھوٹی سی میٹنگ ہوئی لیکن وہاں پر بھی ممبرز کی ڈیمانڈ تھی جی کہ Private Members` Day ہونا چاہیئے اور آج اپوزیشن سے بھی، (تالیاں) اپوزیشن سے بھی سر، یہ سوال اٹھا ہے اور جو بل کا طریقہ کار ہے جناب سپیکر، وہ At least چند دن پہلے Circulate کئے جائیں تمام ممبرز میں تاکہ اس لیجسلیشن کو ہم بہتر سے بہتر کر سکیں، یہ نہ ہو کہ ہر تین دن بعد وہی بل واپس لا رہے ہوں اور پھر اس کے اندر Amendment کر رہے ہیں، ان چیزوں پہ گورنمنٹ آپ کے ساتھ پورا تعاون کرنے کو تیار ہے جناب سپیکر، But Private Members` Day حق بنتا ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: آئندہ ہر جمعرات کو اجلاس ہوا کرے گا۔

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: ان کا حق بنتا ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جمعرات کو Private Members` Day ہوگا اور ہر جمعرات کو جب سیشن چل رہا ہوگا تو اجلاس ہوگا جی، (شور) ابھی آپ ایک منٹ دیدیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں آپ مجھے ایک منٹ دے دیں، ابھی میں اپوزیشن کے تمام ممبران سے یہ مشاورت کر رہا تھا کہ پچھلے نو (9) سالوں سے پی ٹی آئی کی حکومت میں کوئی Private Members` Day نہیں رہا لیکن عنایت اللہ خان نے مجھے کہا کہ یہ جو (شور) نہیں نہیں، I

was there تو جناب سپیکر، یہ عنایت اللہ خان مجھے کہہ رہے تھے کہ کال اٹینشنز ہو جائیں تو پھر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں، چونکہ آپ نے اعلان کر دیا تو ہم اب اپنے واک آؤٹ کو Postpone کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) نہیں، اب Private Members` Day کریں گے ان شاء اللہ، تاکہ اس میں آپ لیجسلیشن لائیں، جو مرضی ہے لائیں، آگے پھر کریں گے ان شاء اللہ۔ جی اپنا نثار گل صاحب، میاں صاحب، میاں صاحب کا مائیک کھولیں جی۔

(شور)

میاں نثار گل: فلور دے دیا جناب سپیکر۔ ایک تو آپ نے آج جو رولنگ دی، جو ایوان کا وقار رکھا یا حکومت کی طرف سے جو Response ملا تو میرا خیال ہے ہمیں امید ہے کہ آج کے بعد اس ایوان میں سوالات یا ممبر کی جو بات ہو گی اس پر بیوروکریسی اور استحقاق بھی کم ہوں گے لیکن میں ایک بات کی طرف آپ کی توجہ لینا چاہتا ہوں، سٹینڈنگ کمیٹیوں کا بہت بڑا وہ ہوتا ہے کہ آپ جب سوال بھجواتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹیوں میں، پھر اس پر بہت کام بھی ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر! میرے پاس ایک کاغذ پڑا ہوا ہے، آپ کے سامنے ہے Standing Committee on Elementary Education، اس کا آج تک میں ممبر ہوں، کوئی بھی میٹنگ، میرے خیال میں جو Newly Chairman آپ کے تھے، اس کے بعد کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کون چیئرمین ہے اس کا؟

میاں نثار گل: ایلیمنٹری ایجوکیشن کی میں بات کر رہا ہوں، سٹینڈنگ کمیٹی کی۔

جناب سپیکر: چیئرمین کون ہے اس کا؟

میاں نثار گل: چیئرمین میرے خیال ہمارے پختون یار صاحب، میں سر، جنرل بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پختون یار صاحب، آپ یہ میٹنگ کیوں نہیں کر رہے؟ جی، پختون یار صاحب کا مائیک کھول لیں۔

میاں نثار گل: میری بات سنیں، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: خیر ہے خیر ہے، ایک منٹ۔

جناب پختون یار خان: سر میٹنگ، میٹنگ 28 کو بلوائی ہے Already، پہلے سے میں Application دے چکا تھا۔

جناب سپیکر: یہ پہلی میٹنگ بلائی آپ نے ؟

جناب پختون یار خان: سر، پہلے بھی دے چکا تھا لیکن COVID کی وجہ سے کینسل ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

جناب پختون یار خان: نہیں سر، پہلے بھی Application دے چکا تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں جو بھی چیئر مین (شور)

جناب پختون یار خان: سر، ہم COVID کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، تمام کمیٹیز جو ہیں، میں ان سب کو یہ ہدایات دیتا ہوں کہ وہ Properly اپنی میٹنگز کریں، جو ان کو Business refer ہوتا ہے، اس کو جلد از جلد نبٹائیں، یہاں پہ رپورٹ پیش کریں اور جس کمیٹی کی Efficiency نہیں ہو گی، میں اس کا چیئر مین تبدیل کر دونگا۔

جناب پختون یار خان: سر، ان شاءاللہ ہو گی۔

جناب سپیکر: جی جی، میاں صاحب۔

میاں نثار گل: سر! یہی میں بات کر رہا تھا کہ مطلب سٹینڈ نگ کمیٹیاں اگر فعال ہوں تو میرے خیال میں اسمبلی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو غیر فعال ہو نگی، میں اس کے چیئر مین تبدیل کر دونگا۔

میاں نثار گل: میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ میری پختون یار صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی وہ ہے لیکن ہر سٹینڈ نگ کمیٹی کے چیئر مین کو چاہیئے کہ وہ اپنے ٹائم پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایوان سے یہ اختیار لے لونگا اور میں تبدیل کر دونگا، جو بھی چیئر مین کام نہیں کر رہا ہو۔

میاں نثار گل: Thank you, Sir. ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر، آج اسمبلی بزنس کے حوالے سے آپ نے جو احکامات صادر کئے، ہم اس پر شکر گزار ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ساتھ ساتھ ہی آپ نے ابھی کمیٹیوں کی بات کی ہے، مجھے یہ خود بھی سمجھ میں بات نہیں آتی کہ جب کوئسچن آتا ہے اسمبلی کے اندر فلور پر اور پھر اس کے بعد ممبر Insist کر رہا ہوتا ہے کہ جواب سے ہم مطمئن نہیں ہیں، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، تو کمیٹی میں حکومت ہچکچا رہی ہوتی ہے، وہ کمیٹی میں نہیں بھیج رہی ہوتی تو بزنس تو یہاں اسمبلی سے جائے گا کمیٹیوں کے

اندر اور اس پر وہ میٹنگ بلائیں گے اور اس پر ڈسکشن ہو گی، یہاں سے ہمارے منسٹر یا ہمارے حکومتی سائیڈ کے لوگ وہ اس سے کتراتے ہیں کہ کسی صورت میں کو نسچن جو ہے وہ کمیٹی میں نہیں جانا چاہیے، حالانکہ کمیٹی ہماری بھلائی کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں کترانا چاہیئے۔

جناب الطف الرحمان: کمیٹی جو ہے ہماری بنی اس لئے ہے کہ وہ کس لئے بیٹھے گی، وہ بیٹھے گی تو آپ کے مسائل ڈسکس ہوں گے، مسائل کا کوئی صحیح حل اس میں نکلے گا کیونکہ اس کے پاس ٹائم ہوتا ہے، اس کے پاس ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوتا ہے اور جو ممبران کو نسچنز لاتے ہیں وہ بیٹھے ہوتے ہیں اور اس پہ جب سیر حاصل ڈسکشن ہوتی ہے تو کوئی نتیجہ بھی جناب سپیکر، اس کا نکلتا ہے۔ اور دوسری یہ ایک میری گزارش ہے کہ حکومت اس پر اعتراض بھی نہ کرے کہ جو کو نسچن ضرورت ہے کہ کمیٹی میں جانا چاہیئے، جو نہیں ضرورت بے شک نہ بھیجیں لیکن جو ضرورت ہو تو وہ تو کمیٹی میں ضرور جانا چاہیئے اور دوسری بات جناب سپیکر، میری یہ ہے کہ میں پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ کوئی Rules of Business میں ہمارے بلوں کے حوالے سے تبدیلی آنی چاہیئے کہ وہ پہلے کمیٹی میں جائے اور کمیٹی میں ڈسکس ہوں اور اس کے بعد فلور پر ہمارے ہاؤس میں آئے تو اس سے بہتر نتائج جناب سپیکر، نکلیں گے۔ قانون سازی کے حوالے سے تمام پارٹیاں On board ہو نگی، تمام پارٹیوں کو پتہ ہو گا کہ ہم کیا بل لیکر آ رہے ہیں؟ یہاں پر تو اسمبلی میں بل لے کر آتے ہیں، کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ Amendments کون سی آ رہی ہیں اور کونسی نہیں آ رہیں؟ تو جناب سپیکر! یہ میری گزارش ہے کہ کس طریقے سے اس، قومی اسمبلی میں بھی اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے کمیٹیوں میں جاتا ہے پھر اسمبلی میں آتا ہے، تو پہلے کمیٹی میں بل جانا چاہیئے تاکہ اس پر ڈیٹیل سے ڈسکشن ہو تو یہ اسمبلی بہت بہتر نتائج کی طرف ان شاء اللہ جائے گی۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، یہ جو تجویز دی ہے لطف الرحمان صاحب نے، وہ آپ والی بات ہے، کوئی طریقہ کار آپ وضع کریں کہ بھئی جو بھی بل ہے وہ کمیٹی میں جائے اور کمیٹی سے ہو کر پھر ہاؤس کے اندر آئے، یہ تو۔۔۔۔

وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور: سر، آج اس پر ہم نے آپس میں سر، آج ہم نے اسی مسئلے کے اوپر آپس میں ڈسکشن بھی کی ہے، میں مبارکباد بھی دونگا جناب شوکت یوسفزئی صاحب کو کہ ہمارے نئے Chief Web ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ حالات روز بروز بہتر ہونگے، ہم نے یہی کہا ہے جی،

کمیٹی میں جانا چاہیئے، کمیٹی میں، چلو ایک آدھ چیز آجاتی ہے، جہاں ایمرجنسی ہوتی ہے وہاں اپوزیشن بھی ہمارے ساتھ گزارہ کرتی ہے اور ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں آپ Time frame دے دیں۔

<u>وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور</u>: لیکن ہر بل کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہفتہ دس دن کا ٹائم دے دیں کمیٹی کے لئے کہ بھئی اس کو دیکھ لیں۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور</u>: جی جی، ہر بل کو بلڈوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں اس حق میں ہوں اس کو کمیٹی میں بھیجنا چاہیے اور اس کے اوپر ہم بیٹھ کر آپس میں پالیسی بنائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میکنزم بنائیں۔

<u>Minister for Local Government& Rural Development and Law</u>: We will take Chief Minister on board on this, In sha Allah.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

10691 <u>جناب میر کلام خان</u>: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ میں سال 2018ء سے 2021ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2018 سے سال 2021 تک چھ عدد آسامیوں پر Son quota کے تحت تعیناتیاں کی گئی ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، موجودہ پوسٹنگ آرڈر وغیرہ منسلک ہیں، ان تمام افراد کا بنیادی سکیل 4 ہے جس کے لئے اخبار میں اشتہار کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، چونکہ یہ آرڈرز دو ایکسئن کے دور میں ہوئے ہیں جس کے تحت سلیکشن کمیٹی کے ممبران درج ذیل تھے:

(1) میر آدم خان صاحب، ایکسئن۔

(2) ارشاد خان صافی صاحب، ایکسئن۔

(3) میکائیل صاحب، ایس ڈی او۔

(4) جہانزیب صاحب، ایس ڈی او۔

(5) کاشف، ہیڈ کلرک۔

مزید یہ کہ سال 2022 کے لئے ابھی تک کوئی آسامی Create نہیں کی گئی۔

10547 _جناب سراج الدین: کیا وزیر مواصلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ برفانی علاقوں میں سڑکوں اور شاہراہوں سے برف ہٹانے کے لئے ہیوی مشینری خریدنے کا کوئی ارادہ / تجویز زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کس قسم کی مشینری خریدنے کی تجویز زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی نے سڑکوں اور شاہراہوں سے برف ہٹانے کے لئے ہیوی مشینری خریدنے کی منظوری لی تھی، تاہم مالی مشکلات کے مدنظر خیبر پختونخوا ہائی ویز کونسل نے اپنی انیسویں سالانہ میٹنگ میں برف ہٹانے کے لئے ہیوی مشینری خریدنے کا ارادہ ترک کیا، اب مذکورہ مشینری (ADB Assisted Provincial Road Rehabilitation Project) کے ذریعے خریدنا زیر غور ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل مشینری خریدنے کی تجویز زیر غور ہے:

1۔ Wheel Loader (180 HP,2 Tons)

2۔ Self propelled Snow Blowers, (2000-3000) Tons / Hour, 2 (3M*1M Clearance) تخمینہ لاگت (ADB) کے منظوری کے بعد متعین کی جائے گی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Okay, 'Leave applications': جناب محب اللہ خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، مولانا عبدالغفار صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب عزیز اللہ خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب فضل حکیم صاحب ایم پی اے آج کے لئے، سید فخر جان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب افتخار مشوانی صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب سراج الدین صاحب ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ عائشہ نعیم

صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب شہرام ترکئی صاحب منسٹر آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد اقبال خان صاحب منسٹر آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب اکرم خان درانی صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب عبدالغفار خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے، جناب بلاول آفریدی صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Jib, Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ہماری اس اسمبلی کے بہت ہی محترم شاکر ماما، فراش جس نے یہاں پر تمام اسمبلی کے ممبران کی بہت زیادہ خدمت کی ہے، ایک انتہائی ایماندار اور محنتی انسان جو پچھلے دنوں Heart attack کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں، تو مہربانی کرکے ان کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: جی لطف الرحمان صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

ترمیمی مسودہ قانون پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08, Introduction of Bill: Minister for Local Government, to please introduce the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Minister for Local Government: Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Peshawar Development Authority (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduce. 'Privilege Motions': Mr. Salahuddin, MPA, to please move his privilege motion No. 139, in the House. Mr. Salahuddin Sahib.

ادھر ہی بیٹھے ہوئے تھے ابھی، مسٹر صلاح الدین صاحب ادھر ہی بیٹھے ہوئے تھے ابھی۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: ابھی تھے سر۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، آپ کا بل کون Lapse کر سکتا ہے؟

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please move his adjournment motion No. 274, in the House.

جناب اختیار ولی: Thank you, honourable Speaker. بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، میں یہ پڑھ کے سناتا ہوں،اس میں لفظ لکھا ہوا، نیچے ہے 'ایک مہینے' کا لیکن اس کو لکھے ہوئے بھی 'تقریباً' مہینہ ہو گیا ہے، یہ ایجوکیشن سے متعلق ہے اور ہمارے جو تعلیمی معاملات ہیں وہ بہت زیادہ ہمارے خراب ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو پہلے آپ پڑھیں نا۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں۔ جناب والا، نوجوان نسل اور بچے کسی بھی ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں اور ان کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا کسی بھی معاشرے کیلئے سب سے اہم بات تصور کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ Covid 19 کورونا کی بیماری وباء کی تیسری لہر نے ہمارے ملک میں خطرے کی گھنٹیاں بجادی ہیں اور یہ بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم اس وجہ سے بچوں کے مستقبل اور تعلیم کے سلسلے کو ہی Full stop لگادیں۔ جناب عالی، لگ بھگ ایک مہینے سے ہمارے صوبے میں تعلیمی ادارے مکمل طور پر بند کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ایک تو پچھلے سال کی طرح اس سال بھی والدین، طلباء اور طالبات، اساتذہ اور سکولوں کی انتظامیہ میں شدید تشویش اور پریشانی پائی جاتی ہے تو دوسری جانب قوم کا یہ عظیم سرمایہ مختلف قسم کی نفسیاتی پیچیدگیوں، منفی سرگرمیوں میں مبتلا ہو رہا ہے جو کہ یقیناً ہمارے لئے اور ہمارے ملک کیلئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہے۔ جناب عالیٰ، گزارش ہے کہ اس انتہائی سنگین مسئلے پر ایوان میں فوری بحث اور مکمل ایس اوپیز کے ساتھ سکول کھولنے کی رولنگ دی جائے۔

(نوٹ) پرائیوٹ سکول انتظامیہ خصوصاً پی ای این اور والدین کئی روز سے سڑکوں پر احتجاجی تحریک بھی شروع کئے ہوئے ہیں، اگر اس پر بحث کی اجازت ہو جائے۔

Mr. Speaker: Minister for Finance, to please respond and Health, as well.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر، یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے، اس پر ہماری نہ صرف صوبے کے لیول پر ڈسکشن ہوتی ہے لیکن جو این سی او سی کا فورم ہے اور پھر اس این سی او سی کے فورم میں جو ایک 'سب فورم' ہے، منسٹرز آف ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ جو سکولوں کے کھولنے پر اور بند ہونے پہ فیصلے لیتے ہیں، جو تعلیم کے نظام کو جو نقصان پہنچتا ہے، سکول کے بند ہونے سے، وہ تو بڑا

Clear ہے، اس پر تو کوئی بحث جو نہیں ہو سکتی، اگر اس پر ڈسکشن کرنی ہے، بالکل میرے خیال میں ایک اہم ڈسکشن ہے کہ اگر یہ Covid کا سلسلہ اگلے سال، دو سال تین سال رہے گا تو ہم کس ماحول میں سکولز کو کھلا رکھ سکیں؟ لیکن فی الحال یہ ہم نے خوشی سے سکولز بند نہیں کئے ہیں، بلکہ تین چار دن پہلے ایک فیصلہ ہوا تھا کہ 9th to 12th کی جو کلاسز ہیں وہ کھول دی جائیں Staged طریقے میں، آج جو سب سے Highest forum ہے، این سی سی، جو پرائم منسٹر صاحب چیئر کرتے ہیں، وہاں پر فیصلہ لیا گیا کہ سیچوئیشن اتنی خراب ہے کہ ہمیں فی الحال عید تک 9th to 12th بھی بند کرنا پڑیں گے اور اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے ہاسپیٹلز پر انتہائی زیادہ پریشر ہے، باقی سب کچھ چھوڑ دیں، ہمارے پاس ہاسپیٹلز میں ایک Fixed number of beds ہے، فی الحال اگر آپ دیکھیں، پشاور کی مثال لیں، ہم نے ایل آر اتچ کو فوکس کیا، ایل آر اتچ میں اکیلے چار سو بیس سے زیادہ Covid patients ہیں، سپیکر صاحب، آپ ایبٹ آباد سے تعلق رکھتے ہیں، ہم نے ابھی اے ٹی اتچ کو ہدایت کی کہ Covid کے Patients زیادہ لیں، وہاں پر دس بیس ہوتے تھے، وہاں پر آج صبح Ninety one patients تھے Covid کے، بنوں جیسے جگہ پر جہاں پر Positivity Low ہے دس سے، Ninety سے زیادہ Patient آ گئے ہیں، صوابی میں ہم نے Capacity hundred beds تک بڑھائی، آج سو Patients ہیں وہاں پر، مردان نے ایک سو اسی (180) patients لئے، سوات نے ایک سو اسی (180) patients لئے اور یہ وہ Capacity ہے جو ہمارے پاس سال پہلے تھی بھی نہیں، سال پہلے ہمارے پاس Intensive Care میں ICU میں دو سو patients تھے، آج ایک ہزار پچاس (1050) سے زیادہ ہیں، اس وقت اگر تین سو سے بھی اگر زیادہ ہوتے تو سسٹم Collapse کر جاتا، آج نہیں کیا لیکن نیشنل لیول پر ایک اور ایشو ہے جس کی وجہ سے جب تک یہ Situation بہتر نہ ہوئی ہو، ہمیں یہ فیصلہ لینا پڑتا ہے، وہ نیشنل لیول پر Situation یہ ہے کہ جو وہ ایک Critical چیز ہے جو کہ کم پڑ سکتی ہے، وہ ہے آکسیجن، کیونکہ ہماری تقریباً Ninety percent Capacity جو آکسیجن کی ہے وہ استعمال ہو رہی ہے، ہمارے پاس جو Spare capacity ہے وہ صرف وہ ہے جو انڈسٹری میں ہے اور انڈسٹری سے Divert کرنا پڑے گی، وہ بھی بیس تیس فیصد ہے، اگر وہ Divert ہو جائے مطلب کہ تیس فیصد مریض زیادہ ہو جائیں تو آپ کے پاس بیڈز جتنے بھی ہوں، آکسیجن ملک میں اتنی ہی بن سکتی ہے اور وہ سکولز ہیں، سکولز کے بند رکھنے کی وجہ اور مجھے پتہ ہے اس میں پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشن کو بہت تکلیف پہنچتی ہے، وہ یہ کہ ہمارے پاس سکولز

میں تقریباًOverallپورے پاکستان میں پانچ کروڑ سے چھ کروڑ بچے، مطلب ہماری پچیس سے تیس فیصد آبادی ہر روز سکولز جاتی ہے، حالانکہ بچوں میں خود Positively rate lowہوتا ہے لیکن جب چھ کروڑ لوگ ہر روز Virus carrierہوں وہ واپس آئیں، تو اس سے ہم نے دیکھا ہے کہ جب بھی سکولز کھلیں اور وائرس کی کوئی نئی قسم آجاتی ہے تو ایک دم سے وہ مریض مر جاتے ہیں، اس میں ایک آخری ایشو ہے، بچے بھی پوچھتے ہیں Examsکا، Examsکا فیصلہ لیا ہوا ہے، نیشنل لیول پر لیا ہوا ہے کہ Exams continueکریں گے، صرف سینیئر کلاسز کیلئے، حالانکہ اس پر بھی تنقید آتی ہے، ایجوکیشن کے فیصلے پر، Examsمیں یاد رکھیں کیونکہ جیسے ہم یہاں پر بیٹھے ہیں تھوڑے ٹائم کیلئے بیٹھے ہیں ایک ہی جگہ پر، توExamsمیں نسبتاً رسک کم ہوتا ہے تو اسلئے وہ فیصلہ لیا ہوا ہے، بہت Challenging مسئلہ ہے، صرف پاکستان میں نہیں ہے، یوکے (UK) جیسے ملک میں سکولز جو ہیں وہ تقریباً سال بند رہے ہیں اور اس ٹائپ کے مشکل چیلنجز اگر ہم نے حل کرنے ہیں تو اس کا سب سے Importantجو ذریعہ ہے وہ یہی ہے کہ صرف سکولز میں نہیں، بلکہ ہم سب ایس اوپیز پہ عمل کریں، اختیار ولی صاحب کو بھی یہی Recommendationہے، دوسری بار میں دیکھ رہا ہوں، حالانکہ جب سکولز میں بات کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ وہ ایس اوپیز کوFollowکریں گے لیکن ہم خود نہیں کرتے، خود نہیں کرتے، تو کسی اور سے کیاExpectationرکھیں گے؟ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> آنریبل منسٹر صاحب بات کرتے ہیں یوکے (UK) کی، میں بات کر رہا ہوں پاکستان کی، یوکے (UK) کی اگر Educational institutionsاگر دو سال مزید بھی بند رہے تو وہاں پر اتنا کوئی فرق نہیں پڑتا، پاکستان کی Literacy ratioہے ہی کیا، یہاں پر پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ اور ہمارا ایجوکیشن سسٹم کیا ہے؟ اس اکیسویں صدی میں جہاں پر انقلابی حکومت بھی بن چکی ہے پاکستان میں، آج بھی ٹاٹوں پر بیٹھ کر ہمارے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر بنچ اور کرسی نہیں ہے، آٹھواں سال ہے، یہاں پر خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت ہے، اب بات ساری آجاتی ہے ایجوکیشن پر جناب سپیکر، اگر دنیا کا پورا نظام چل رہا ہے، کاروبار چل رہا ہے، اسمبلی چل رہی ہے، ہاؤس چل رہا ہے، بیوروکریسی چل رہی ہے اور بیوروکریسی کا آپ نے ذکر بھی کیا بڑے اچھے طریقے سے، ہمارے منسٹرز کو آپ نے کبھی چیک کرنا ہو کہ ہمارا لیول کہاں پہ ہے اور بیوروکریسی کا کہاں ہے؟ تو وہ پریس گیلری میں کبھی جائیں

اور ان سے پوچھیں تو بیوروکریسی وہاں پر ہے، بہت ٹاپ پر ہے Taller ہے اور ہمارے منسٹرز جو ہیں وہ بالکل نیچے ہیں، Down stream پر آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے جو ڈنڈے کی بات ہے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں، وہ ہونی چاہیئے، ڈنڈا ان کے ہاتھ میں ہو، ڈنڈا صرف اس لئے نہ ہو کہ یہ اٹھا کے نیب کو اور اپوزیشن کو مارنا شروع کردیں، اس کے علاوہ اپنے اختیارات یہ استعمال کریں، قوم کیلئے، ان بچوں کیلئے، اس صوبے کیلئے، کیونکہ یہاں سے اب لوگوں کی ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں جو دم توڑتی جارہی ہیں اور توڑ چکی ہیں اور ہونا بھی یہ چاہیئے۔ جناب، خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت کا یہ آٹھواں سال ہے، ان کو اپنی Performance بہتر کرنا ہوگی، دکھانی ہوگی اور اس سے اسمبلی کی تو مدت بھی بڑی کم رہ گئی ہے، دو سال اگر رہ گئی تو دو سال ہمارے پاس رہتے ہیں، اس میں آپ نے کیا Deliver کرنا ہے؟ تین سال تو آپ کے ایسے ہی گزر گئے، وہ سارے لطیفوں سے آپ کی تاریخ بھری جاچکی ہے، ایک سے ایک بڑا لطیفہ خیبر پختونخوا کے متعلق کبھی اسلام آباد جائیں تو آپ کے ڈالروں کی کہانیاں، بی آرٹی کی کہانیاں، مالم جبہ کی کہانیاں، احتساب کمیشن کی کہانیاں، بلین ٹری کی کہانیاں، تو یہاں پہ ہوتی ہیں تو ایک ارب، امریکہ میں جائیں تو پانچ ارب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Come to the main topic, please.

جناب اختیار ولی: میں آتا ہوں اس کی بات پر، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہتے ہیں جی، اس ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں، ایڈمٹ کرنی ہے یا نہیں کرنی؟ جی۔

وزیر برائے خزانہ وصحت: یہ Attitude اگر اس ملک کا رہا، اس وائرس کے بارے میں تو یہ ہم کوئی لوگوں کو Help نہیں کرتے، دیکھیں جس کو آکسیجن کی ضرورت ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ ہندوستان کی حالت دیکھ رہے ہیں، سڑکوں پر لوگ مر رہے ہیں، رات کو جو میں نے ویڈیو دیکھی، بڑی ہی خوفناک تھی۔

وزیر خزانہ وصحت: دوسری چیز میں نے دو Clarifications میرے خیال میں کرنا ضروری ہیں، اس نے کہا کہ آٹھ سال حکومت رہی ہے، یہاں پر سکولز کا حال، دو باتیں میں کہونگا، چلیں یہاں پر آٹھ سال رہی ہے، پنجاب میں چالیس سال پی ایم ایل این کی حکومت رہی ہے، وہاں پر ہر ڈیسک کے ساتھ ایک کمپیوٹر ہونا چاہیئے تھا اور وہاں تو ہر سکول تو انہی ٹیکنالوجی پر چلنا چاہیئے تھا، تو ٹائم لگتا ہے اور دوسری چیز جہاں پر فرنیچر کی بات کی، شہرام خان آئے تھے، ہم نے تین ارب روپے اس سال منظور کئے، ان شاء اللہ

باقی کسی صوبے سے بھی پہلے خیبر پختونخوا پہلا صوبہ بنے گا جہاں پر کوئی بچہ سکول میں زمین پر نہیں بیٹھے گا۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے بلدیات ودیہی ترقی وقانون وپارلیمانی امور): جناب سپیکر، میرا خیال ہے جو ضروری بحث تھی وہ ہو گئی، اس میں سب کو پتہ ہے کیا حالات بنے ہوئے ہیں صوبے میں؟ کبھی Twenty six percent اور کبھی Thirty six percent پہ ہم جارہے ہیں، اختیار ولی صاحب، آپ ہمارے بھائی ہیں، ہم نے پچھلا الیکشن بھی اپنی کارکردگی پر لڑا ہے، اگلا الیکشن بھی ان شاء اللہ ہم اپنی کارکردگی پر لڑیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں خصوصی طور پر ان کی پارٹی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، اگر وہ تھوڑا بہت فرق رہ گیا تو ان کی مہربانی سے اگلے پانچ سال بھی پکا ٹھپہ کہ ان شاء اللہ پی ٹی آئی کی حکومت ہو گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اختیار ولی صاحب، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں، آپ کو بھی موقع دے دیتا ہوں، آپ لوگ اتنی اہم چیز لے کے Politics کی طرف نکل گئے ہیں، یہ جو Coved کا ایشو ہے یہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے .It's very important دیکھیں جو این سی او سی ہے، آپ کی سندھ کی حکومت نے رات کو کیا اعلان کیا ہے کہ ہم این سی او سی کی ہر بات پہ عمل کریں گے اس لئے کہ وہاں پر بھی صورتحال Worst ہوتی جارہی ہے اور این سی او سی وہ بڑے ٹھیک Decisions کر رہی ہے۔ اب ایک تو تاجر بھی کہتے ہیں دکانیں کھولیں، شادی ہال والے بھی کہتے ہیں کہ شادی ہال کھولیں، سکول والے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے سکولز کھولیں، بات یہ ہے کہ اگر یہ جس طرح Spread ہو رہی ہے اور ہمارے ہاسپیٹلز جب یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکیں گے، میں نے تو آج رات کو ایک خوفناک ویڈیو دیکھی ہے، ہندوستان کی خبروں میں کسی چینل کے اوپر کہ جیسے لوگ گاڑیوں میں سڑکوں پر کوئی درخت کے ساتھ Drip لگی ہوئی پڑے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر ہاتھ جوڑ کے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس اگلے ایک گھنٹے کی آکسیجن ہے، مہاراشٹر کی ریاست میں، ایک گھنٹے کے بعد ہمیں نہیں پتہ کہ جن کو آکسیجن لگی ہوئی ہے ان کو ہم بچا سکیں گے یا نہیں بچا سکیں گے؟ So اس Sensitive topic پہ ہمیں سب کو اکٹھا ہونا چاہیئے اور سکول کھلے یا نہ کھلے، تعلیم ہو یا نہ ہو، پہلے زندگی ہے پھر تعلیم ہے، ایک بچے کی زندگی ہم نے اپنی

نااہلی کی وجہ سے Covid کے حوالے کر دی، وہ کیا تعلیم حاصل کرے گا؟ اس لئے میری ذاتی رائے بھی یہ ہے اور میں درخواست بھی کرونگا سارے ایوان سے کہ Covid کے اوپر ایس اوپیز سے سختی سے عمل کروائیں لوگوں سے کیونکہ ہم بڑے لاک ڈاؤن کی طرف نہ چلے جائیں، اس میں لوگوں کا بڑا نقصان ہو جاتا ہے، غریب لوگوں کی دیہاڑی ماری جاتی ہے، تو جو ایک سمارٹ لاک ڈاؤن ہے، اس کو چلتے رہنا چاہیئے۔ جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جس طرح آپ نے خود ہی کہا کہ بڑا ایک اہم ایشو ہے اور اس سے پورا پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے اور واقعی یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن لائی ہے اختیار ولی صاحب نے، تو اس میں کیا حرج ہے اگر ڈیبیٹ ہو جائے اس پر، یہ ایڈمٹ ہو جائے، اس سے تو اور زیادہ بہتری آسکے گی۔ یہاں پر اگر یہ ساری جو صورتحال ہے، سکولوں کے حوالے سے اب پچھلے سال Covid کی وجہ سے جو مطلب ہے سکول متاثر ہوئے اور واقعی والدین احتجاج بھی کر رہے تھے اور اس کے بعد یہ حکومت نے فیصلہ کیا کہ بغیر امتحان کے پاس کر دیا گیا، حالانکہ یہی صورتحال رہی، بغیر امتحان کے پاس کرتے چلے گئے تو وہ نسل جو آئندہ آئے گی وہ کتنی قابل ہو گی اور لائق ہو گی، تو اس میں میرے خیال میں یہ تو حکومت کو بھی مشکور ہونا چاہیئے کہ اس کے لئے ڈیبیٹ اگر رکھیں اور اس میں ساری جو تعلیم کے حوالے سے بھی بات ہو، Covid کے حوالے سے بھی بات ہو، ایس اوپیز کے حوالے سے بھی بات ہو اور بہتر جو تجاویز یں سامنے آئیں گی اس پر عمل حکومت کرے گی تو اس میں میرا خیال ہے کہ یہ ایڈمٹ کر دیں، اس پر بحث ہو تاکہ حکومت کے لئے بھی آسانی، اس میں کیا فرق پڑتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اگر یہ نیچے جناب سپیکر، اس میں نیچے لکھا ہوا ہے کہ پرائیویٹ سکول انتظامیہ اور والدین کئی روز سے سڑکوں پر احتجاجی تحریک بھی شروع کی ہوئی ہے، اس میں لکھا ہوا ہے حالانکہ لوگ ابھی سڑکوں پر نکل آئے، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تعلیم کے لئے بھی اب جو والدین ہیں وہ سڑکوں پر احتجاج کریں گے، باقی تو سارے جو سڑکوں پر احتجاج کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، یہ مجھے بتائیں وہ احتجاج اس لئے کرتے ہیں، سکول کھولیں، اب سکول میں چالیس بچے بٹھا کے ان کو آپ نے کورونا کرانا ہے، یہ تو اس سے بڑی حماقت کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

سردار محمد یوسف زمان: نہ ڈسکس اگر ہو جائے تو کم از کم ان کو بھی تسلی ہو گی، ان کو بھی یہ ہاؤس اگر ڈسکس کر کے مطمئن کرے گا۔

جناب سپیکر: تسلی کسی کو بھی نہیں ہوتی، میں ایڈمٹ کرتا ہوں اس کو،

The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion. Muhammad Abdul Salam Sahib, to please move privilege motion No.140, in the House.

مسئلہ استحقاق

جناب محمد عبدالسلام: Thank you, Mr. Speaker. جناب سپیکر صاحب میں اس تحریک استحقاق کو ڈاکٹر شاہد خٹک، وائس چانسلر، انجینئرنگ یونیورسٹی، مردان کے نامناسب رویئے پر پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرا موبائل نمبر بلاک کیا ہوا ہے اور کئی میسجز کرنے کے باوجود وہ جواب نہیں دے رہا۔ جناب سپیکر، میں چند واقعات کو اس معزز ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میں انجینئرنگ یونیورسٹی مردان کے سینیٹ کا ممبر ہوں اور گزشتہ دنوں محترم گورنر خیبرپختونخوا صاحب کے زیر صدارت یونیورسٹی کے بجٹ کے حوالے سے ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں میں نے کچھ نکات اٹھائے تھے جس کی وجہ سے بجٹ کی منظوری مؤخر کر دی گئی اور اس سلسلے میں ایک سب کمیٹی تشکیل دے دی گئی جس میں مجھے بھی ممبر بنایا گیا۔ جناب سپیکر، کئی بار ایک ضروری اور اہم نوعیت کے مسئلے کو ڈسکس کرنے کے لئے وی سی کو فون پہ کال کرنے کی کوشش کی مگر رابطہ نہیں ہو پا رہا اور مسلسل نظر انداز کر رہا ہے۔ جناب سپیکر، وی سی کا عوامی نمائندے کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کرنا انتہائی نامناسب ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو مسٹر سپیکر، جو عبدالسلام نے جس سینیٹ اجلاس کی بات کی ہے، میں بھی اس میں بیٹھا تھا، انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی کہ وہ اس طرح کا رویہ رکھ رہا ہے، انہوں نے جو بجٹ کے اوپر ان کے Observations تھے، یہ چونکہ اس علاقے کے

Privilege motion ہیں تو اگر وی سی صاحب کا یہ رویہ ہے تو I think کہ یہ Representative جو ہے پریولج کمیٹی کے پاس چلی جائے اور وہ خود ادھر اس کو Probe کیا جائے۔ تھینک یو، جی۔

Mr. Speaker: Okay. Is this the desire of the House that the privilege motion No. 140 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention': Mr. Inayatullah, Sahibzada Sanaullaha, Sobia Shahid Sahiba, Malik Bacha Saleh, Azam Khan Sahib, Mr. Humayun Khan, Mir liaqat, اتنا لمبا Ali Khan and Mian Nisar Gul, MPAs, to move their joined call attention notice No.1683, in the House.

جناب عنایت اللہ: سر، میں Readout کرتا ہوں، میرے ساتھ جو Co-movers ہیں، میں بھی اس پہ دو تین منٹ گفتگو کروں گا اور وہ بھی کرینگے۔

جناب سپیکر: کریں جی۔

جناب عنایت اللہ: تو میرے ساتھ یہ سارے Co-movers ہیں، پہلے میں اس کو Readout کرتا ہوں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہم وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ مالاکنڈ ڈویژن میں لیویز کی ریٹائرمنٹ اور مراعات کے حوالے سے 2015 کے رولز تبدیل کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں لیوی اہلکاروں کے درمیان تشویش ہے، ان کو Down grade بھی کیا جارہا ہے اور وقت سے پہلے ریٹائر بھی کیا جارہا ہے، لہذا حکومت اس بات کی وضاحت کرے اور لیوی اہلکاروں کی تشویش کو دور کرے۔

سر، میں اس کو تھوڑا Explain کرتا ہوں، یہ لیویز کے رولز میں تبدیلی کی گئی ہے اور ان کی ریٹائرمنٹ پہلے ساٹھ سال پہ ہوتی تھی، اب ان کی ریٹائرمنٹ پچیس سال، بیس سال سروس یا بیالیس سال کی عمر پہ ہو گی، اگر وہ سپاہی ہے اور پچپن سال تک اگر وہ صوبیدار تک پہنچتا ہے تو ان کی ریٹائرمنٹ ہو گی، ان کو گریڈ سات دیا گیا تھا، کنسٹیبل کا گریڈ دیا گیا تھا، ان کو دوبارہ Down grade کیا گیا اور پانچ سکیل دیا

جارہاہے لیکن اس سے بھی آگے جو تشویش کی بات ہے، وہ جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ انہوں نے پہلی مرتبہ گیارہ سال سروس پہ بھی لوگوں کو ریٹائر کیاہے، بتیس سال کی عمر میں گیارہ سال سروس پہ لوگوں کو ریٹائر کیاہےاور سات سال سروس پہ بھی لوگوں کو ریٹائر کیاہے، انتیس اور اٹھائیس سال کی عمر میں بھی لوگوں کو ریٹائر کیاہے، یہ پاکستان کی تاریخ میں میرے خیال میں کسی محکمے کے اندر یہ کام ابھی تک نہیں ہوا ہے کہ بتیس سال پہ اور اٹھائیس سال پہ اور انتیس سال پہ لوگوں کو ریٹائر کیا جارہاہے، ہزاروں کی تعداد میں لیویز کے لوگ ہیں، یہ جو جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، چاہے ان کا تعلق اپوزیشن بینچز سے ہو یا ٹریژری بینچز سے ہو، ان سب کے گھروں میں جارہے ہیں، ان سے مطالبے کررہے ہیں اور ان سب کو اس کا احساس ہے اس لئے یہ بڑاImportant issueہے اور جناب سپیکر صاحب، میں دو تین چیزیں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتاہوں کہ آپ کسی سے مراعات دوبارہ نہیں لے سکتے ہیں، آپOne stepکسی کو ایک گریڈ دے دیتے ہیں توGeneral clauses Actکے تحت آپ وہ مراعات دوبارہ نہیں لے سکتے، ایک بات یہ ہے، دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے ایک کنٹریکٹ کے تحت ان کو ساٹھ سال بھرتی کیا تھااور آپ کہتے ہیں کہ آپ ساٹھ سال میں ریٹائر ہونگے، اس کو آپUnilaterally withdrawنہیں کرسکتے ہیں، وہ جوBenefitان کو انہوں نے دیاہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ جو اٹھائیس سال میں اور بتیس سال کی عمر میں لوگوں کو ریٹائر کیاگیاہے، یہ اس پورے پاکستان کے اندر مجھے اس کاPrecedent بتادیں تواس لئے میں تو یہ چاہوں گااور آپ سے ریکویسٹ کروں گاکہ جو میرےCo-moversہیں، سب کواجازت دیں، یہ مالاکنڈ ڈویژن کے اندر بڑاBurning issueہے، بلکہ میاں نثار گل صاحب مجھے بتارہے تھے کہ یہ ان کے ہاں کرک کے اندر بھی یہ مسئلہ ہے اور پھر میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Standing Committee on Home & Tribal Affairsمیں ریفر کیا جائے، وہاں ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بلایا جائے تاکہ وہExplainکرے کیونکہ جب ہم ان کے پاس جاتے ہیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ، میں خود ہوم سیکرٹری کے ساتھ ملاہوں، سپیشل سیکرٹری ہوم کے ساتھ ملاہوں، وہ خود بھی یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ اٹھائیس سال عمر میں اور بتیس سال عمر میں لوگوں کو کیوں ریٹائر کیاگیاہے، ان کو خود یہ سمجھ نہیں ہے تواس لئے میرےCo-moversکو بھی اس پر بحث کی اجازت دی جائے اور پھر اس کال اٹنشن نوٹس کو آپStanding Committee on Home & Tribal Affairsمیں ریفر کریں، شکریہ۔

جناب سپیکر: پہلے ذرا منسٹر سے جواب لے لیتے ہیں پھر باقی بات کر لیں، موقع دے دیتے ہیں سب کو، ذرا دیکھتے ہیں، حکومت کا کیا نقطہ نظر ہے۔ اس کے اوپر جی اکبر ایوب صاحب، (قطع کلامی) آپ پھر بولیں ناں، اس کے بعد پھر ممکن ہے آپ کے مسئلے کا حل ہی نکل آئے، ان کے پاس۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے بلدیات و دیہی ترقی و قانون و پارلیمانی امور): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میرا خیال ہے آپ، میرے تمام بھائیوں نے میرا خیال ہے آج کا اخبار بھی پڑھا ہو گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے میرا خیال ہے ایک دو دن پہلے اس کے اوپر میٹنگ کی ہے اور وہ اس ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، This issue is very close to his heart، اس کے اوپر جناب سپیکر، ایک Anomaly بنادی گئی ہے جس کی پہلی میٹنگ 26 تاریخ کو ہے اور ساتھ ساتھ یہ تمام Anomalies کی رپورٹ دے گی چیف ایگزیکٹیو کو، And Chief Executive will take decision on these things، اس میں Length of service اس میں Up-gradation from five to seven، یہ تمام معاملات حل کئے جائیں گے جناب سپیکر، اس کے اوپر اتنی لمبی بحث کی ضرورت نہیں ہے، یہ Commitment ہے گورنمنٹ کی، ان کے ساتھ زیادتیاں اگر کوئی ہوئی ہیں، ان کو دور کیا جائے گا جناب سپیکر، یہ اس کمیٹی کا نوٹیفکیشن بھی میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، دو دو منٹ بات کر لیں سارے۔ جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب، ثناء اللہ صاحب، ایک منٹ، ثناء اللہ صاحب، ایک منٹ فلور مجھے ملا ہے، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، آج میں نے اخبار میں بھی پڑھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ملاکنڈ کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے اور اس میں سکیل بھی بڑھایا ہے، ملاکنڈ کا ایشو عنایت اللہ صاحب نے بیان کیا، انہوں نے کہا یہ ہے کہ بس مسائل ہیں لیکن بعض اضلاع جس طرح کرک ضلع ہے، اس میں ملاکنڈ والا ایشو نہیں ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن ایشو کیا ہے، آج سے پندرہ بیس دن پہلے، پورے صوبے کے لئے اور انہوں نے امنڈمنٹ کی ہے، یہ جو بھرتی ہوئی تھی 2015 کے رولز کے تحت سات سکیل پہ سپاہی بھرتی ہوئے تھے، اس کو پانچ سکیل دیا گیا اور وقت سے پہلے اس کو ریٹائر کر رہے ہیں، میں ایک مہینے پہلے اپنے حجرے میں بیٹھا ہوا تھا، مجھے سر جناب سپیکر، پندرہ بیس لیوی سپاہی آئے کرک کے، وہ تین سو ساڑھے تین سو کی تعداد میں ہیں کہ ہمارے ساتھ تو حکومت یہ ظلم کر رہی ہے، برائے مہربانی آپ اسمبلی فلور پہ اس کو اٹھا دیں، تو میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا، ساتھ میں عنایت اللہ بھائی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ

ملاکنڈ لیوی کا مسئلہ اس نے اٹھادیا، یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، ملاکنڈ کا اپنا مسئلہ ہے، کرک کا اپنا ہے، ایک نوٹی فکیشن ہوم ڈیپارٹمنٹ نے Issue کیا ہے جس میں تضاد پائی جاتی ہے، برائے مہربانی اگر آپ اس پہ اکبر ایوب صاحب خود بیٹھنا چاہتے ہیں، سپیشل کمیٹی بنانا چاہتے ہیں یا ہوم کی کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں لیکن ایسے بہت سے الزام ہیں جناب سپیکر، لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں اور ان کو پھر چل کے مسائل بن رہے ہیں، برائے مہربانی یہ بہت اہم ایشو ہے، حکومت کے ممبران کے لئے بھی اور اپوزیشن کے ممبران کے لئے بھی، کیونکہ اس میں بہت سے لوگ جس کے بچوں کو سروس نہیں ملی اور بہت سے لوگ سات سال میں، آٹھ سال میں، نو سال میں، تین سال میں وہ اپنے گھروں کو جارہے ہیں، یہ ایشو ہے بہت ضروری ہے، ملاکنڈ کا ایشو اور ساتھ یہ ملاکے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، میاں نثار گل صاحب۔ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دیر لیوی اپر اور لوئر سوات، باجوڑ، کرک، ملاکنڈ ایجنسی جو ابھی وہ ڈسٹرکٹ بن گیا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ لیویز ایک سکیل پر پہلا بھرتی جوان کا ہو گیا تھا، سکیل ون سے شروع ہوا تھا جناب سپیکر صاحب، 1999 میں 204 لیوی اہلکار دیر میں بھرتی ہو گئے تھے جناب سپیکر صاحب، میں اس لئے تھوڑی سا تفصیل میں یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں، بلکہ پورے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں۔ پھر مرکزی حکومت کے سیفران منسٹری نے 2010 میں پانچ ہزار تنخواہ کے عوض گریڈ پانچ میں ان کو بھرتی کیا، ایک صوبائی ہے ایک مرکزی ہے جناب سپیکر صاحب، دو قسم کے لیویز تھے، ایک صوبائی تھے اور ایک مرکزی تھے، جناب سپیکر صاحب، اس وقت کی حکومت نے دیر بالا میں تقریباً ایک ہزار اڑتیس افراد کو بھرتی کیا جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے جو سروس رولز تھے وہ 2015 میں صوبائی اور مرکزی لیوی کو یکجا کیا اور اس کے لئے سروس رولز بنائے اور اسی سروس رولز کے تحت ان کو گریڈ سترہ دیا گیا، گریڈ سات دیا گیا، Seven grade جناب سپیکر صاحب، ابھی اس کے لئے جو رولز بنائے گئے ہیں، صرف ایک ڈسٹرکٹ کے بدلے جو ملاکنڈ ڈسٹرکٹ ہے، وہاں پہ پروموشن کا مسئلہ تھا، تقریباً پندرہ بیس بندوں کی پروموشن کا مسئلہ تھا اور اسی رولز میں مجھے یہ پتہ نہیں چلا، ابھی کسی کو بھی یہ پتہ، نہ ہوم سیکرٹری صاحب کو یہ پتہ ہے اور نہ سپیشل سیکرٹری کو پتہ ہے، وزیراعلیٰ صاحب نے جو کمیٹی بنائی ہے، ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، دو ڈھائی سو لیویز اہلکار پرسوں ایم پی ایز ہاسٹل آئے تھے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس، یہ آپ کی، بادشاہ صالح خان۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، میں آخری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بس، لمبی تقریر نہیں، یہ کال اٹنشن پہ اتنی بات ہوتی ہے، To the point۔ بادشاہ صالح صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں تجویز دینا چاہتا ہوں کہ اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس تجویز آ گئی ہے ناں، انہوں نے کمیٹی بنادی ہے، اور آپ کیا تجویز دیں گے؟ بادشاہ صالح صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بس، تجویز آ گئی نا، انہوں نے کمیٹی بنادی ہے، اور آپ کیا تجویز دیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، وہاں پہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا، وہاں پہ یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا، وہ اس لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں جناب، تشریف رکھیں، بن گئی کمیٹی، بس دو دو منٹ لیں سارے، سب بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: اس لئے میں کہتا ہوں کہ شارٹ بات کریں، پہلے تجاویز دے دیں، پہلے آپ موسم کی باتیں کرتے ہیں جی۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، دا کوم لیویز کوم چې زمونږه دا اوس دوئ برخاست کړی دی یا څه طریقه ورله جوړوی، په اتهاره سال عمر کښې، په انتیس سال عمر کښې، که مونږه لږ په 2009 او په 2010 طرف ته واپس لاړ شو نو دا په دې ایوان کښې دا اپوزیشن په هغې وخت کښې د جماعت اسلامی بائیکاټ وو، عنایت الله ورور نه وو خو دا نور ټول تقریباً موجود وو، دا هغه وخت وو چې کوم سړے به دې اسمبلئ ته نشو راتلے، دا هغه وخت وو چې مونږه به دیر ته تللو نو زه به چترال ته لاړمه او زه به راتلم، دا هغه وخت وو چې درې میاشتې مونږه ئے په

صوبائی ایم پی ایز ھاسٹل کښې مونږ نشو ټینګولے، وئیل چې تاسو لاړ شئ اسلام آباد ته جناب سپیکرصاحب، دا مونږه له په هغه وخت نجم الدین خان د سیفران منسټر وو، کله چې دا حالات جوړ شو مونږه د آپر دیر نه، مونږه د سوات وو، بې نظیرې بی بی او وئیل چې *میں سوات میں پاکستان کا جھنڈالہراؤنگی دوبارہ* (تالیاں)
دا هغه وخت دے، بیا مونږه دا څیز اوکړو، د آپر دیر خلقو چې مونږه حالات اولیدل چې خلق رااوتلو، دا کومې ګرمیانې او دغه، مونږه د هرې یونیورسټئ د پاره دوه سوه کسان، هرې تهانړې د پاره دوه سوه کسان، د سکول د پاره دوه سوه کسان، د دې د پاره ئې څوکیداری کوله او دا خلق به ورته ولاړ وو، بیا دوئ مونږه ته سپیشل پولیس فورس راکړواو د آپر دیر ټول ملاکنډ ډویژن د هغې تقلید اوکړو او مونږه له ئې ایک هزار لیویز هم هلته راکړل جی، دغه کسان بهرتی شول په اټهاره سال او وائی نه چې دا څنګه بهرتی شو، په اولنی ځل پکښې په تیمرګره حمله اوشوه، په تیمرګرې کالج کښې جی-----
جناب سپیکر: *بادشاہ صالح صاحب، کچھ تجویز ہے تو وہ دیں، تجویز دیں، تجویز دیں۔*
ملک بادشاہ صالح: دا د افغانستان په باؤنډری لائن کښې د څیز اوشو-----
جناب سپیکر: *تجویز دیں، انکی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تجویز دیں کوئی نا، آپ کیا چاہتے ہیں، تجویز دیں، آپ کیا چاہتے ہیں جی۔*
ملک بادشاہ صالح: زمونږه په دې دا کمیټیانې زمونږه دا خلق واپس بحال کړی، ټهیک ده د ملاکنډ څه مسائل وو، د ملاکنډ مسئله وی هغه دې په خپله طریقه حل کړی خو دې خلقو خو قربانیانې ورکړې دی۔
جناب سپیکر: *تو کمیٹی میں کوئی فیصلہ تو ہوگانا، ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا۔*
ملک بادشاہ صالح: تاسو د 2016 رولز واپس بحال کړئ جی۔
جناب سپیکر: *ٹھیک ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب، بس کریں، بڑی بات ہوگئی ہے۔*
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): *جناب سپیکر، جو انہوں نے بات کی لیویز کے حوالے سے، دیکھیں یہ ایک بہت بڑا ایشو تھا، خاصہ دار کا آپ کو پتہ ہے، کافی عرصے بعد جو اس میں* Natty gritty *تھی وہ آہستہ، چونکہ نیت صاف ہے، کام کرنا چاہتے ہیں، خاصہ داروں کا مسئلہ حل*

ہوا ہے۔ لیویز کا دیکھیں گورنمنٹ نے کمیٹی Constitute کر دی ہے، اس میں ان کی ریٹائرمنٹ کے حوالے سے بات ہوئی، مراعات کے حوالے سے بات ہوئی، Degrade ہونے کے حوالے سے بات ہوئی، یہ ساری چیزیں جو وقت سے پہلے ریٹائرمنٹ کی جو بات کی انہوں نے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس میں وہ کرک والی بات بھی ہے، میاں صاحب کی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ ساری، یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن کے لئے نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Okay.

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ سارے جتنے لیویز کے ایشوز ہیں، ان لیویز کے ایشوز کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی بن چکی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وافردی قوت: وہ کمیٹی جب رپورٹ دے گی، جو سفارشات دے گی اور آپ کہیں گے تو ایوان میں لیکر آ جائیں گے، کوئی ایشو تو ہم کوئی چھپانا نہیں چاہتے ہیں، اس میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ جو سفارشات کریں گے، وہ کمیٹی دے گی تو وہ کیبنٹ میں ہم لے آئیں گے، آپ کو بتا بھی دیں گے کہ جی کیا سفارشات ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: کیونکہ جس طرح آپ کو تشویش ہو رہی ہے، اس طرح ہمیں بھی تشویش ہو رہی ہے کہ ہم کوئی باہر سے تو نہیں آئے، یہی ہے، یہی وہ ہے کہ اگر حکومت یا اپوزیشن، چیز تو ایک ہی ہے، الیکشن میں آپ نے بھی جانا ہے، ہم نے بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی میں ان کی تجاویز کو بھی Consider کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہ جو ایک دفعہ اس کمیٹی کی سفارشات آ جائیں کیونکہ اس پہ سی ایم صاحب نے بڑا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا ہے، جو 2018 کی جو انہوں نے ایکٹ میں ترمیم کی بات کی، بالکل اس میں ہے، ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس طرح لوگوں کو Suffer کیا جائے، تو میرے خیال سے وہ ایشو تو ہے نہیں۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، کرک کو بھی ڈسکس کریں جی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ کرک کو بھی ڈسکس کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میرے بھائی۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، لوگوں کو کرک میں بھی نوکریوں سے نکالا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو نوکریوں سے نکال دیا گیا ہے لیویز سے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دیکھیں، جناب سپیکر سر، ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہے، دیکھیں، اگر کوئی، یو منٹ جی، یو منٹ، دیکھیں سر، نکالنے کا طریقہ تو آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہو سکتا ہے، اگر کسی کو نکالا ہے، اگر غیر طریقے سے نکالا ہے، تو اگر آپ بتا دیں جی کہ یہ غیر طریقے سے نکالا ہے، لیکن جو اس وقت Serving ہیں، ان کے لئے کمیٹی بن چکی ہے، ان شاء اللہ ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری ایک تجویز ہے سر، کہ 2015 کے رولز بنے ہیں، ان کو بحال کیا جائے اور جو کمیٹی بنی ہے، جنہوں نے اس میں یہ Changes کی ہوئی ہیں، ان سے بھی بازپرس کی جائے کہ اس طرح کیوں ہے؟ لوگوں کے رزق کو لات مارتے اور لوگوں کو بے روزگار کرتے ہیں جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی عبدالسلام خان، اور کون کون؟ ہمایون خان۔

جناب ہمایون خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس طرح ہے جی شوکت صاحب، کہ جو کمیٹیاں بنی ہیں اس لیویز کے لئے یا خاصہ داروں کے لئے، تو خاصہ دار کے جو مسئلے ہیں وہ الگ سے ہیں، ملاکنڈ ڈسٹرکٹ کے لیویز کے مسئلے الگ ہیں اور ملاکنڈ ڈویژن کے جو لیویز ہیں، اس کے مسئلے الگ طرح کے ہیں۔ ابھی جو کمیٹیاں بنی ہیں، اس کا Mandate یہ نہیں ہے کہ وہ اس میں کیا کرنا چاہتے ہیں نا، ہمارا جو مقصد ہے اس میں انہوں نے جو Amendments کی ہیں، 2018 میں Amendments کی ہیں تو اس کے جو Sub-rules بنے ہیں اس کی Miss interpretation کی جارہی ہے جی، اس کی صحیح Interpretation وہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس طرح عنایت صاحب نے بات کی کہ بیالیس سال سے یا بیس سال کی سروس پہ بندہ ریٹائر ہو جاتا ہے، تو اس طرح کے لوگ ہیں، قانونی کوئی وہ سقم نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح ہے، کوئی آٹھ آٹھ سال پہ جبری ریٹائر کئے ہیں، اس بندوں کی پنشن بھی نہیں بنتی ہے، اس کے لئے اگر کوئی کمیٹی بھی بن جاتی ہے تو برائے مہربانی دیر کے ایم پی ایز کو اس میں شامل کریں، خواہ

ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ہو یا سپیشل کمیٹی بن جاتی ہے تو اس میں ہمیشہ شامل کریں کہ ہم اس پہ ڈیبیٹ کریں اور مل بیٹھ کے سارا مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، میں اس میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کا ذاتی کیس بھی نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، شوکت صاحب، تھوڑا برائے مہربانی آپ شانگلہ کے رہنے والے ہیں، خوبصورت علاقے کے اور تھوڑا ذہن کو بھی کھلا رکھیں اور بات کو بھی سنیں۔ یہ پورے صوبے میں جس طرح کہا کہ ملاکنڈ لیویز کی وجہ سے پورے صوبے میں ایک Notification ہوا ہے جس سے لیوی کے اہلکاروں کو تکلیف پہنچی ہے، کرک میں تقریباً ڈھائی تین سو، اس طرح آپر دیر لوئر دیر، ملاکنڈ کے لیوی کو ہم سلام کرتے ہیں، جو کمیٹی آپ نے بنائی ہوئی ہے، اس کے لئے آپ جو بھی اچھا کریں، اچھی بات ہے لیکن پورے صوبے میں جو مسئلہ بن گیا ہے اس Notification کی وجہ سے اور اس کی Interpretation غلط ہو رہی ہے، لوگوں کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے، برائے مہربانی ہوم ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ اس وقت تک اس پہ عمل درآمد نہ کرے کہ جب تک آپ نے یا اس کمیٹی نے یا اس اسمبلی نے کوئی صحیح بات نہ کی ہو۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، Final wording کریں، Final wording، شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں ایک عرض کروں جناب سپیکر، دیکھیں یہ بڑی افسوس کی بات ہے، بار بار یہ جو، (مداخلت) جی جی۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ملاکنڈ ڈویژن کا ایشو ہے، مجھے آپ ایک منٹ دیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ حکومت بار بار ہاؤس کو یہ یقین دہانی کراتی ہے کہ ہم کمیٹی بناتے ہیں، کہ کام کیا کس نے، یہ تو ہم نے نہیں کیا، یہ تو ان لوگوں نے کیا ہے، ملاکنڈ ڈویژن میں یہ جن جوانوں کو جبری طور پہ یعنی میں یہ کہونگا کہ نوکریوں سے برخاست کر دیا ہے، یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے دہشت گردی میں ایک بہت بڑا کردار ادا کیا ہے، کون انکار، شوکت کا تعلق ملاکنڈ ڈویژن سے ہے، تمام ملاکنڈ ڈویژن کے ممبران یہاں پہ موجود ہیں، سیکنڈ جناب سپیکر، الٹا قانون چل رہا ہے جناب سپیکر، یہ تو سیکورٹی فورس ہے، ضم ہو جائے جس طرح خاصہ دار کا اعلان ہوا ہے، اس کو ضم ہونا چاہیئے۔ اب جس چیز کی یقین دہانیاں حکومت

ایک اقدام کے بعد کراتی ہے تو ابھی میں کہہ رہا تھا کہ اگر شیر اعظم وزیر صاحب ہوتا تو میں اس کو ریکویسٹ کرتا تا کہ وہ پشتو کا جو Proverb تھا جس پہ آپ بڑے غصہ ہو گئے تھے، یہ لوگ کام پہلے کرتے ہیں اور گنتے بعد میں ہیں، تو ان کو پہلے کمیٹی بٹھانی چاہیئے تھی جناب سپیکر، لیکن میں دوسری طرف ان کو وہ کرنا چاہتا ہوں، یعنی آرمی سے جو لوگ ریٹائرڈ ہوتے ہیں، ریٹائرڈ ملازمین کو ایک ایک کرکے دوسری جگہوں میں آپ کھپاتے ہیں اور جو In service لوگ ہوتے ہیں ان کے لئے بہانے جناب سپیکر، ڈھونڈتے ہیں، لہذا یہ بہت بڑا ظلم ہے، وزیر اعلیٰ کا تعلق بھی ملاکنڈ ڈویژن سے ہے، ملاکنڈ ڈویژن کے ان سپاہیوں نے لیویز نے دہشت گردی میں ایک بہت کردار بھی ادا کیا ہے۔ تیسری بات یہ کہ حکومت کا یہ وعدہ ہے کہ لوگوں کو انہوں نے روزگار دینا ہے، اب ایک بچہ ہے، نوجوان ہے بتیس سال کا، اس کو یہ لوگ جبری ریٹائرڈ کرتے ہیں، اس کو پولیس میں ضم کیا جائے جناب سپیکر، اس میں کیا ہے، Qualification اس کی ہے، ٹریننگ اس کی ہے، Experience اس کی ہے، تو لہذا بجائے اس کے کہ آپ Face saving کرتے ہیں بار بار، جناب، روزے کا مہینہ ہے، بے روزگاری ہے، مہنگائی ہے، باقی تو خیر خیریت ہے لیکن کم از کم اس طرح تو نہ کریں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت، ابھی یہ کام کیا کس نے؟ حکومت کو نہیں پتہ تھا، یعنی اتنے انتہائی اقدام اٹھانے کے بعد اگر حکومت ہاؤس کو یقین دہانی کراتی ہے تو حکومت کو پہلے سوچنا چاہیئے تھا جناب سپیکر، اعلان کرلے، شوکت صاحب حکومت کی طرف سے کہ وہ Re-instate ہو گئے ہیں، جو سروس سٹرکچر، میرے خیال میں شفیع اللہ خان بیٹھے ہیں، وہ پولیس کے ایکس آفیسر ہیں، ملاکنڈ ڈویژن سے اس کا تعلق ہے، پی ٹی آئی کا بندہ ہے، اس کو بٹھائیں لیکن لوگوں کو نوکریوں سے جناب سپیکر، نہ نکالیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> سر، یہ جب اس دن Region کی میٹنگ ہو رہی تھی تو ملاکنڈ ڈویژن میں ہمارے ہمایون خان اور کچھ ہمارے جو ایم پی ایز صاحبان ہیں، انہوں نے یہ ایشو اٹھایا تھا، جو بابک صاحب نے بھی کی اور دوسرے ممبران صاحبان نے بھی کی، اسی کی بنیاد پہ یہ کمیٹی بنی ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک دفعہ اس کمیٹی کی سفارشات آجائیں، جو آپ کہہ رہے ہیں، جو تحفظات آپ کے ہیں، ہمیں بھی ہیں لیکن کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ سرکاری اگر آپ کہتے ہیں لوگوں کو نکالا اور میں کہوں جی کہ میں نے سارے بحال کر دیئے، کمیٹی بنتی ہی اسی لئے، کمیٹی میں آپ کی وہ ساری چیزیں آجائیں گی، اس کے بعد

ہم بیٹھ کے کیونکہ یہ کیبنٹ میں جائے گا، اس پہ سی ایم نے نوٹس لیا ہے، یہ Region کی جو کمیٹی ہوتی ہے، ملاکنڈ ڈویژن کے Region کی، اس Region کی کمیٹی میں یہ ڈسکس ہوا ہے، باقاعدہ اور یہاں بیٹھے ہیں ہمارے ممبران صاحبان، انہوں نے اس پہ ڈسکشن کی ہے کہ جی اس طرح لوگوں کو ریٹائرڈ کیا گیا ہے، اس ایشو کے اوپر یہ کمیٹی بنی ہے، اب یہ جو انہوں نے کہا ہے جناب سپیکر، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ جی یہ ملاکنڈ ڈویژن کے لئے بنی ہے تو میں ذرا ان کے لئے صرف Refresh کرانا چاہتا ہوں، یہ جو Lastly جس کو ایشو ہوا ہے، یہ دیکھیں کمشنر ہزارہ، کمشنر ملاکنڈ، کمشنر کوہاٹ، کمشنر بنوں، یہ پورے صوبے کے لئے ہے، یہ ملاکنڈ ڈویژن کے لئے نہیں ہے، تو یہ جتنے آپ نے ایشوز بتائے ہیں، اگر اس میں کچھ رہ گیا ہے تو میں نے پوائنٹس لے لئے ہیں، میں اور اس کمیٹی والے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یا وہ خود بھی نوٹ کر رہے ہیں اور میں نے ان سے بات بھی کی، انہوں نے کہا جی کہ یہ سارے ایشوز ہم ڈسکس کر رہے ہیں تو اس کے بعد ہم کیا یقین دہانی کرا دیں اور یہ تو آپ منسٹر رہے ہیں، اگر آپ کا اس طرح۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹی کے کسی حتمی فیصلے سے پہلے ان کی رائے Incorporate کریں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> سر، بالکل یہ جو انہوں نے کہہ دیا، ابھی جو بات انہوں نے کر لی ہے سر، جو باتیں انہوں نے کر لی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاکہ ان کی رائے جو کہہ رہے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> سر، جو باتیں انہوں نے کی ہیں وہ ساری نوٹ ہو گئی ہیں، میں نے بھی نوٹس لیا ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے بھی لے لیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب، پوائنٹس ادھر جانے چاہئیں، ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ دے دیں، ہم سب کی ذمہ داری ہے، آپ ان لوگوں روزگار دیں۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> سر، اگر Written دینا چاہتے ہیں تو Written دے دیں، تو اس پہ ہم نے بات کر لی ہے، ہم نے نوٹ کر لیا ہے، آپ کی بات پہنچ جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> In a shape of a resolution دے دیں، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، یہ سارا ہاؤس دے رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> In a shape of a resolution دے دیں۔

<u>Mr. Sardar Hussain:</u> Okay, okay.

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، گورنمنٹ بھی دے، آپ بھی ایک ہی کر لیں، جوائنٹ بنا لیں۔

جناب سردار حسین: ابھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس وہ بنالیں، ٹھیک ہے شوکت صاحب۔

Jamshed Sahib, notice No. 1728, Jamshed Sahib, call attention notice No. 1728.

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مائیک پہ بولیں، جمشید خان صاحب، مائیک پہ بولیں۔

جناب جمشید خان: وہ یہ ہے کہ ضلع مردان Covid-19 کے مریضوں میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آواز نہ راځي۔

جناب جمشید خان: تشویش ناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر مائیک پہ بولیں نا، آواز نہیں آتی۔

جناب جمشید خان: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع مردان میں Covid-19 کے مریضوں میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے، اگرچہ موجودہ ہسپتالوں میں سہولیات کا مناسب بندوبست موجود ہے لیکن جس تیزی سے کورونا مردان میں بڑھا ہے اس لحاظ سے یہ ناکافی ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ مردان میں مریضوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھ کر حکومت تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تخت بھائی اور ٹائپ بی ہسپتال لوند خوڑ میں سپیشل وارڈز قائم کرے تاکہ کورونا کے زیادہ مریضوں کو بروقت علاج کی سہولت پہنچائی جائے اور کورونا مزید پھیلنے سے بھی روکا جائے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے خزانہ وصحت): جناب سپیکر، واقعی پچھلے دو ہفتوں میں پورے صوبے میں سب سے زیادہ Positivity ratio آیا ہے، تیس تیس پینتیس پینتیس فیصد جو ٹیسٹ وہاں پہ ہو رہے ہیں وہ Positive آ رہے ہیں۔ یہاں پہ جو مردان کا ایم ٹی آئی ہے وہاں پہ سٹاف کی ان کے بورڈ کی تعریف بھی کرنا پڑے گی، انہوں نے بہت محنت کی ہے اور وہ پورے صوبے میں شاید ایل آر ایچ کے بعد سب سے زیادہ Covid کے مریض انہوں نے لئے ہوتے ہیں، کسی دن 170 اور 180 کے درمیان مریض ایم ٹی آئی میں ہوتے ہیں، Capacity بڑھانے کے لئے چونکہ ایک Challenge ہوتا ہے کہ

آکسیجن کی سپلائی، آکسیجن کی Availability, central oxygen کے پوائنٹ کی Availability ہو تو بڑے ہاسپیٹلز میں Covid کی Treatment بہتر زیادہ آسانی سے ہو سکتی ہے، تو ایک تو ایم ٹی آئی مردان میں بھی Capacity بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے کیونکہ Critical مریض نے بڑے ہسپتال ہی جانا ہوتا ہے، ساتھ میں جو اس کے قریب جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہے،اس کا نیا ویمن وارڈ کمپلیٹ ہوگیا ہے جس میں تقریباً سو بیڈز Add ہو سکتے ہیں، وہ بھی Operationalize کیا ہے اور میری انفارمیشن کے مطابق وہ بارہ بیڈز وہاں پہ Occupied تھے لیکن اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس مردان میں Capacity فی الحال ہے۔ تیسری چیز، مردان، صوابی، نوشہرہ، پشاور اور چارسدہ کا ایک Coordination بھی بنایا ہے تاکہ چونکہ ایک علاقہ ہے،یہاں سے مریض ایک ایریا سے دوسرے ایریا بھی جاسکے اور چوتھی چیز، جو جمشید صاحب کی Suggestions ہیں، اگر یہ میرے سے ملیں اور Monday کو ڈی جی (ہیلتھ) کے ساتھ ایک میٹنگ کرتے ہیں،اگر ان ہسپتالوں کی Capacity ہے،انفراسٹرکچر ہے تو یہاں بھی ہم کم از کم COVID کے Low flow wards بنالیتے ہیں۔ Thank you.

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جمشید خان صاحب۔

<u>جناب جمشید خان:</u> تیمور خان، زمونږه دغه هسپتال چې دے د تخت بهائی او یا د تهی بی هسپتال لوند خوړ، په هغې کښې گنجائش شته دے خو تاسو یقین اوساتئ چې ما په دې هفته کښې 150 نه سیوا دعاگانې په خپله حلقه کښې کړې دی او ټول د COVID نه وفات شوی دی، یو خو دا دغه هم ټهیک نه دے چې یره نن په اخبار کښې وائی چې په مردان کښې اته کسان وفات شوی دی-----

<u>جناب سپیکر:</u> جمشید خان، مائیک کے سامنے بات کریں ناں۔

<u>جناب جمشید خان:</u> نن په اخبار کښې وو چې یره د COVID نه په مردان کښې اته کسان وفات شوی دی، نه، زما په حلقه کښې نن د شلو نه سیوا کسان وفات شوی دی، زما ریکویسټ دا دے چې تاسو په تخت بهائی کښې، په لوند خوړ کښې، په کاټلنگ کښې سپیشل وارډز قائم کړئ چې دا کوم خلقو ته تکلیف دے چې د هغې مداوا اوشی، یوه۔ دویم دا چې تاسو ته زه ریکویسټ کومه چې په مردان کښې Complete lockdown اولگوئ، کاروبار هم بیا راتلے شی، تعلیم

هم بیا راتلے شی خو د یو انسان زندګی واپس بیا نشی راتلے۔ دویمه دا چې په سرکاری هسپتالونو کښې به د سول سرونټ چې کله دوئ علاج له لاړل، د دوئ الټراساؤنډ ایکسرے وغیره دا ټول به هسې کیدل، ایم ټی آئی والا یو نوټیفکیشن کړے دے چې یره د دوئ نه به تاسو د دې پیسې اخلئ، زما ریکویسټ دا دے چې یره دغه شے هم تاسو واپس کړئ چې کوم سرکاری خلق هسپتالونو ته ځی، غریبانان دی او هغوی هغلته ته علاج، چې د هغوی علاج هغلته مفت کیږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے خزانہ و صحت: صحیح ہے، بالکل ٹھیک ہے، Monday morning کو دیکھ کے ڈی جی صاحب کے ساتھ میٹنگ کرتے ہیں، جو بھی مردان میں ہسپتال ہیں، بلکہ باقی ایم پی ایز کو بھی Call کر کے جو بھی مردان میں ہسپتال ہیں جہاں پہ Capacity add ہو سکتی ہے، وہ ہم کرنا چاہتے ہیں، وہ ہم کریں گے، Urgently کریں گے۔ دوسرے مسئلے پہ میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو فی الحال کو نسچن ہے، اس پہ Discussion focus رکھتے ہیں، آپ کا جو جذبہ ہے کہ باقی سب کچھ جو ہے وہ بعد میں ہو سکتا ہے، اگر زندگی ایک بار گئی تو اور کوئی بھی چیز زندگی سے زیادہ قیمتی نہیں، اسی جذبے کے تحت ہم کام کر رہے ہیں، یاد رکھیں کہ ماشاء اللہ فی الحال یہ وہ صوبہ ہے جہاں پہ دو سو لوگوں کی اگر Capacity تھی، ہزار سے زیادہ لوڈ وہ اٹھار ہا ہے، آپ کی Support کے ساتھ ہی ان شاء اللہ اس Wave سے بھی ہم Through ہو جائیں گے اور مزید Capacity بڑھائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، میری ایک تجویز ہے، پتہ نہیں کس حد تک یہ درست ہے؟ کہ چونکہ COVID جو ہے It is going from bad to worst جو Figures day by day ہمارے پاس آرہے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے ہسپتالیں یا کسی بھی دنیا کے ہسپتالیں یہ اتنا بڑا پریشر برداشت کر سکیں گے کہ اچانک اگر ہزاروں کی تعداد میں آ جاتے ہیں تو کیوں نہ ہم احتیاطی تدابیر کے طور پہ Instead of hospitals یہ جو بڑے بڑے شادی ہالز ہمارے پاس خالی پڑے ہوئے ہیں، ہم ان میں COVID کا وارڈ کھول دیں اور زیادہ Patients ہم ہسپتالوں کی بجائے ان جگہوں پہ رکھیں تاکہ ہسپتالوں میں بھی چونکہ باقی مریض بھی آتے ہیں، اب ہسپتال ہم مخصوص کر دیتے ہیں زیادہ بڑی تعداد میں تو باقی Patient ہمارے Suffer کر جاتے ہیں، دوسرے ہسپتالوں پہ پریشر آ جاتا ہے، No

doubtکہ یہ مشکل ہے، اس میں آکسیجن کی سپلائی اور یہ چیزیں لیکن اس کو بھی کسی حد تک Considerکیا جاسکتا ہے کہ جن کو آکسیجن کی ضرورت نہ ہو اس طرح کے Patients کو ہم Marriage hallsکے اندر وارڈز بنا کے وہاں پہ رکھیں تاکہ Future میں اگر خدانخواستہ جیسے میں نے انڈیا کی مثال دی، روڈوں میں پڑے ہوئے لوگ، ایسی صورتحال ہمارے ساتھ نہ ہو جائے۔

<u>وزیر برائے خزانہ وصحت</u>: جہاں تک ممکن ہو، کوشش کر رہے ہیں اور جیسے آپ نے کہا کسی حد تک تو ہم نے وائرس کی Spreadکو کھینچا ہوا ہے، ہماری Positivity two to three percentسے صوبے کے لیول پہ Fifteen percentتک جو ہے وہ بڑھی ہے لیکن یہاں پہ کسی حد تک رک گئی ہے۔ اب جب آپ Individualاضلاع میں دیکھیں تو کچھ اضلاع ایسے ہیں، جیسے پشاور مردان، پشاور میں Twenty fiveہوتی ہے، مردان میں Thirty percentسے زیادہ ہوتی ہے، ایبٹ آباد میں تقریباً Ten percentہے لیکن وہاں پہ بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ مریض اس کے باوجود کہ Ten percentہے، تقریباً نوے مریض ابھی ایوب ٹیچنگ میں پڑے ہوئے ہیں، ہم نے تین چار چیزیں جو ہے وہ دیکھنی ہیں، پہلی چیز Capacity enhancementلیکن اس میں جیسے میں نے کہا ایشو یہ ہے کہ ملک میں آکسیجن پہلے کم پڑ جائے گی اور Oxygen manufacturingکی Capacityتو آپ Overnightنہیں بنا سکتے۔ دوسرا ایشو یہ ہے کہ آپ کے پاس اور ابھی ہمارے ہسپتالوں میں بہتر Treatmentہو رہی ہے کیونکہ ان کا Experienceہو گیا، اچھا جو Out of the box solutionہے جیسے آپ شادی ہالز کا کہہ رہے ہیں، وہ ہم یہاں بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن جیسے جمشید خان نے بھی کہا، بہت سے Patientsتو ابھی گھر میں علاج کرتے ہیں، اگر Seriousنہ ہوں تو انہوں نے وہ Isolation centreابھی نہیں جانا لیکن ہم ان Marriage hallsکو Vaccination centreکے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں، اس پہ بھی بحث جاری ہے اور چونکہ اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ Vaccinationکا ریٹ تیز کریں، اس میں فیڈرل گورنمنٹ بھی زیادہ ویکسین منگوا رہی ہے اور ابھی جو ہمارا خیال ہے کہ مارکیٹ میں Availabilityزیادہ ہو جائے گی، ہم علیٰحدہ سے بھی کوشش کریں گے، آج اس پہ میٹنگ ہوئی، چیف منسٹر صاحب نے بھی ہدایت دی ہے کہ خود سے ویکسین منگوالیں لیکن یہ سال جو ہے Challengeرہے گا، اس میں اس سے بہتر Strategyاس سے بہتر تدبیر کوئی نہیں ہے کہ ہم ایس اوپیز پہ As a societyاور ایس اوپیز کی ایڈمنسٹریشن پہ Complianceکریں تو جیسے پہلے

بھی یہ رکا تھا یہ رک جائے گا اور اس میں I think کہ ہم سب کو اپنے حلقوں میں Individually political leadership دکھانی ہے کہ وہاں پہ جس حد تک لوگ تھوڑی زیادہ Compliance کریں، وائرس یہاں پہ ضرور رک جائے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ نگہت بی بی، قرار دادیں، جی نگہت بی بی Rules relax کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی 124 کے نیچے میں Rule 240 کو Suspend کر کے اپنی قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124, under rule 240, may be suspended to allow the honorable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the Member is allowed. Yes, Nighat Bibi.

قرار دادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، اس میں میرے ساتھ شوکت یوسفزئی صاحب Agree ہیں۔

ہر گاہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے گجو خان میڈیکل کالج صوابی میں 2018-04-25 میں چودہ Senior faculty doctors جو کہ پہلے سے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ریگولر پوسٹوں پر مختلف میڈیکل کالجز میں تعینات تھے، ایڈہاک بنیادوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سب ڈاکٹروں نے اس وقت کے سپیکر صوبائی اسمبلی اسد قیصر صاحب کی درخواست پر اپنے اپنے سکیل 17 اور اس سے اوراس کی دیگر ملازمتیں چھوڑ کر ریگولر ملازمتیں چھوڑ کر گجو خان میڈیکل کالج صوابی میں ملازمت Join کر لی جبکہ انہوں نے ان سب سے Regularization کا وعدہ کیا تھا، Minutes جو موجود ہیں، ان ڈاکٹرز کا مذکورہ کالج کی پی ایم ڈی سے رجسٹریشن اور COVID-19 pandemic کے سلسلے میں تسلیم شدہ خدمات ہیں اور ان سے پہلے کہ فیز ون، فیز ٹو کے جو ملازمین ہیں، اس اسمبلی ایکٹ کے ذریعے مستقل بھی

ہو چکے ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے پرزور درخواست کرتی ہے کہ ان فیز تھری کے چودہ ایڈہاک فیکلٹی ڈاکٹرز کو بھی ریگولرائز کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں چونکہ سپیکر صاحب ہمارے جو ایکس سپیکر صاحب، ان کی بھی، انہوں نے ان کو بلایا تھا اپنی ریکویسٹ پہ اور پھر انہوں نے ریگولرائز کرنے کا وعدہ کیا تھا تو یہ چودہ ڈاکٹرز ہیں، زیادہ نہیں ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Okay، شوکت صاحب، اس قرارداد کے اوپر۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ میں نے کیا پڑھا ہے، ان کو پتہ ہی نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Please order in House please, please order in House please,

شوکت صاحب، یہ قرارداد جو آئی ہے شوکت یوسفزئی صاحب، یہ گجو خان میڈیکل کالج، یہ قرارداد نگہت بی بی نے پیش کی ہے، گجو خان میڈیکل کالج صوابی والی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ قرارداد نگہت بی بی نے پیش کی ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ گجو خان میڈیکل کالج کے چودہ فیکلٹی جو آفیسرز ہیں، ان کو پچھلے سپیکر صاحب نے ریگولر جو ان کی بنیادوں پر جو سروسز تھیں ان کو بلا کر ان کو Adhoc basis پہ یہاں پہ کیا، اب چونکہ سارے ڈاکٹرز جو ہیں تو وہ اس دن جو قرارداد ہوئی ہے، Unanimously پاس ہوئی ہے، تو یہ چودہ ڈاکٹرز ہیں جو کہ فیکلٹی کے سینیئر ترین Most ہیں اور COVID میں بھی ان کی تمام خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور جناب سپیکر صاحب، اس ایک قرارداد میں ایک غلطی یہ ہوئی تھی کہ ایک ڈاکٹر کی ہم نے بات کی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں ہر ایک ہی چیز کو قرارداد کی شکل میں نہیں لانا چاہیئے کہ جو آپ لوگوں کو پکڑا دیں اور آپ پیش کر دیں، (قطع کلامی) میری عرض سنیں، آپ ان میں سے ایک ڈاکٹر کو بھی نہیں جانتی ہوں گی، یہ مطلب گورنمنٹ کا کام ہے، اس ادارے کا کام ہے، ڈیپارٹمنٹ چاہتا ہے کوئی تو ٹھیک ہے، اب ڈیپارٹمنٹ نہیں چاہتا ہم ریزولیوشن دس لے آئیں اس کا اثر ہی کوئی نہیں ہوگا، تو دیکھیں نہ ہر چیز کو قرارداد میں نہیں لانا چاہیئے، جب تک ہمیں پوری معلومات نہ ہوں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے خزانہ وصحت:</u> یہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کچھ معلومات تو میں Add کر دیتا ہوں، گجو خان میڈیکل کالج ابھی جو ہے وہ BKMC پورا ایم ٹی آئی Declare کر دیا گیا تو ابھی تو اس کو گورنمنٹ

ریگولرائز نہیں کرے گی Because further جو ایپلا ئمنٹ وہاں پہ ہو گی، ریگولرائزیشن جو ہو گی، وہ ایم ٹی آئی کے ساتھ ہی ہو گی اور میں آپ کے اس کے View کے ساتھ بھی Agree کرتا ہوں، ہمیں دیکھنا چاہیئے، میرے خیال میں ان ڈاکٹرز کا خیال رکھیں گے، بڑا اچھا ابھی بورڈ آیا ہے تو ان کے سامنے کیس رکھ دیتے ہیں، وہ مناسب ایکشن لے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہم ہر چیز اسمبلی میں لے آتے ہیں ریزولیوشن کی صورت میں کہ کر لیں، اس کو چھوڑیں جی، آگے لائیں۔ Waqar Khan Sahib, move the resolution وہ منسٹر صاحب نے بھی کہہ دیا کہ یہ کوئی قرارداد نہیں بنتی، وہ تو اب ایم ٹی آئی بن گیا، وہ خود کریں گے، مہربانی کریں، میں تمام آنریبل ممبرز سے درخواست کرونگا کہ محکمہ والے کھڑے ہوتے ہیں، ہر ایک کو پکڑا دیتے ہیں جی، یہ قرارداد لے آئیں، آپ یہاں لا کے پیش کر دیتے ہیں، وہ اس میں کوئی پیسہ Involve ہوتا ہے، کچھ ہوتا ہے تو آئندہ ایسی جو بھی قرارداد آئے گی، Through ہمارے سیکرٹریٹ آئے گی، سیکرٹریٹ اس کو لاتا ہی نہیں ہے پھر جی۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری قرارداد Admitted ہے جی، سیکرٹریٹ میں Admitted ہے میری قرارداد۔ چونکہ Pakistan National Shipping Corporation نے پچھلے دو سالوں سے سوات سے تعلق رکھنے والے Seamen کے ساتھ امتیازی سلوک شروع کیا ہوا ہے اور انہیں جہازوں پر جانے کی اجازت نہیں دیتی ہے، ان سے حلال روزی کمانے کا ذریعہ چھین رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی اسمبلی سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ان لوگوں کو اپنے نمبر پر جہازوں پہ جانے کی اجازت دیا کرے تاکہ وہ محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کی کفالت کر سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution No. 1065 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Ji, Sajida Hanif Sahiba, MPA, Sajida Hanif Sahiba. چلی گئیں ہیں نہیں ہیں، جی بابر سلیم خان move your resolution. سردار یوسف صاحب کی کدھر ہے؟

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: شکریہ جناب سپیکر! یہ اسمبلی متفقہ طور پر صوبائی حکومت خیبر پختونخواسے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ گزشتہ دو روز طوفانی بارشوں اور شدید ژالہ باری سے ضلع مانسہرہ کے بڑے حصے کو شدید

نقصان پہنچا ہے، طوفانی بارشوں اور ژالہ باری سے ضلع مانسہرہ میں تمام فصلوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا جس سے ضلع مانسہرہ کے عام عوام اور خاص کر زمیندار کاشتکار طبقہ بری طرح متاثر ہوا جس سے ہزاروں کنال اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ، کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ تفصیلات کے مطابق اس شدید ژالہ باری سے ہزاروں کنال اراضی پر کاشت تمباکو اور سبزیاں غریب کاشتکاروں نے جو ٹھیکہ پہ سالانہ بنیادوں پر زمینیں لے رکھی ہیں اور کھاد اور بیج کے علاوہ مالکان اراضی کو رقم دینا ہوتی ہے، سب کچھ ژالہ باری سے تباہ ہو گیا ہے، حکومت کو ان غریب کاشتکاروں کی مالی امداد فراہم کرنے کی ضرورت ہے، ان طوفانی اور تباہ کن بارشوں سے کئی ایک مکانات ودکانات اور دیگر عمارات اور املاک کو جزوی نقصان پہنچا ہے، تاہم ماضی میں ایسے نقصانات کے ازالے کے لئے حکومت کی امداد کی مہینوں بلکہ بعض اوقات سالوں کے شدید اور طویل انتظار کے بعد کہیں جاکر عوام تک رسائی ہوتی ہے، اس ضمن میں پہلے بھی پچھلی ژالہ باری کے بارے میں بھی قرارداد پیش کی جاچکی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تباہ کن بارشوں، ژالہ باری کے جملہ نقصانات کے ازالے کے لئے صوبائی حکومت فوری طور پر تمام متاثرین کو فی الفور مناسب اور وہاں پر نقصانات کے لئے حکومتی واجبات میں چھوٹ دینے کے ساتھ ساتھ مناسب مالی معاونت کی بروقت ادائیگی کرے۔

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب، آپ بھی، Identical ہے آپ کی ریزولیوشن، آپ بھی پڑھیں۔

سردار محمد یوسف زمان: میری بھی اسی قسم کی قرارداد ہے، ایک نہیں دو قراردادیں ہیں، دوسری بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک اور بھی ہے، دو قراردادیں ہیں میری۔

جناب سپیکر: ایک تو یہ، یہ تو پڑھیں نا۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: صوبے کا کہہ لیں۔

سردار محمد یوسف زمان: چلو میں صوبے کا کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہتر یہی ہے کہ جو بابک صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو پورے صوبے میں یہ نقصانات ہوئے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: کر لیتے ہیں نا، کر لیتے ہیں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اس پہ ہم پہلے بھی کر چکے ہیں، یہ سارے ہاؤس کو امتحان میں ڈالنے والی بات ہوتی ہے، اب ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ کون کیا قرارداد پیش کر رہا ہے یہاں پر، ہم نے "ہاں" کہنا ہے یا ہم نے No کرنا ہے؟ جناب سپیکر، ایک Set criteria یہاں پر موجود ہے، قرارداد اگر کسی آنریبل ممبر کا یہاں پہ Submit کر لیں۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ ہو۔

جناب سردار حسین: تو پھر اچھا رہے گا، اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ژالہ باری تو صرف ادھر نہیں ہوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بحث تو کریں، بالکل میں تو اس حق میں ہوں کہ قراردادیں وہی ہونی چاہئیں جو ایجنڈے پہ ہوں۔

جناب سردار حسین: ہم ساتھ دیں گے نا لیکن ہمیں پتہ تو ہونا۔

جناب سپیکر: بس پھر میں آئندہ ایسی کوئی قرارداد نہیں لونگا، سارے ممبرز سن لیں، جو ایجنڈے پر آئے گی وہی قرارداد آئے گی۔ جی سردار یوسف صاحب، یہ بالکل آپ نے صحیح بات کی، بابک صاحب، میں Agree ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! آج ہی آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ Private Members` Day آ جائے گا، اس میں یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ان شاء اللہ۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے، گزشتہ روز طوفانی بارش اور ژالہ باری نے ضلع مانسہرہ میں تباہی مچادی تھی جس سے ہزاروں کنال اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ، کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز ہونے والی بارش کے ساتھ ژالہ باری سے مانسہرہ کے اکثر دیہاتی علاقوں میں تمباکو کی فصل اور سبزیوں کی کھیت مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ گئی ہیں، ہزاروں کنال اراضی پر کاشت تمباکو اور سبزیاں ضائع ہو گئی ہیں جس سے غریب کاشتکاروں کو کافی نقصان پہنچا، ساتھ ہی ساتھ مکانات کو بھی نقصان پہنچا ہے، لہذا غریب کاشتکاروں کی مالی امداد فراہم

کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں اور ضلع کو آفت زدہ قرار دیا جائے تاکہ کاشتکاروں اور زمینداروں کو مالی امداد بروقت ادا کی جاسکے۔ ایک میری دوسری قرارداد ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ تو الگ ہے نا، پہلے اس کا فیصلہ تو کریں نا، وہ پھر پیش کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: بعد میں پیش کردوں۔

جناب سپیکر: یہ الگ ہے نا۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن وہ بھی تو میری ہے نا۔

جناب سپیکر: وہ کس موضوع پر ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: وہ پہلے ہی جمع کی تھی۔

جناب سپیکر: تو کس پر؟

سردار محمد یوسف زمان: ناموس صحابہ پر ہے۔

جناب سپیکر: پہلے اس کو تو فیصلہ کرلیں نا۔

سردار محمد یوسف زمان: بڑی اہم قرارداد ہے، اچھا اس کے بعد لے لیں۔

جناب سپیکر: اچھا بابک صاحب کا اس میں خیال یہ ہے کہ اس میں پورے صوبے کو شامل کریں، یہ جو تباہ کاریاں ہوئی ہیں بارشوں سے، وہ پورے صوبے میں یہ تباہ کاریاں ہوئی ہیں، تو اس میں مانسہرہ کے ساتھ صوبے کے باقی علاقے بھی شامل کرلئے جائیں، قرارداد کے اندر مانسہرہ بشمول باقی تمام متاثرہ اضلاع خیبر پختونخوا، یہ اس کو درست کردیا جائے گا۔ یہ دونوں ریزولیوشنز ہیں جی، ایک بابر سلیم سواتی صاحب کی اور ایک سردار یوسف صاحب کی Identical ہیں، تو اس کو بس ایک ہی سمجھ لیں، ایک ہی طرح کی ہیں، دونوں کو Club کیا ہوا ہے، (قطع کلامی) اس کو تو ختم کرنے دیں، بی بی صاحبہ۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, Babar Saleem Swati Sahib and Sardar Yousaf Sahib, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed. Ahmad Kundi Sahib, move your resolution.

سردار یوسف، آپ کی ریزولیوشن کدھر ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: یہ ہے جی، یہ دیکھیں۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب کو دکھائیں نا۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب، پیش کر دینے دیں پھر ٹھیک ہے، اگر نہیں ہے تو نہیں ہے، ایوان Reject کر دے گاناں جی، ایوان Reject کر دے ناں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر وہ نہیں پیش کرنا چاہتے، ٹھیک ہے ان کی اکثریت ہے کر دیں گے، اس میں حرج کیا ہے؟ ناموس صحابہؓ کی ایک قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع کا واحد ہوائی اڈہ یعنی ڈیرہ اسماعیل خان ایئر پورٹ جو کہ جنوبی اضلاع کے ساتھ اس سے ملحقہ قبائلی اضلاع کے لوگوں کے لیے سفری سہولیات مہیا کرنے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے مگر 2015 سے یہ ائیر پورٹ Operational نہیں، Schedule flights بند ہیں جس کی وجہ سے جنوبی اضلاع اور اس کے ملحقہ قبائلی اضلاع کے عوام کو کافی مشکلات در پیش ہیں۔

لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ ڈیرہ اسماعیل خان ائیر پورٹ کو Operational کر لیں اور یہاں سے Shedule flights چلانے کے لیے فی الفور اقدامات کر کے عوام کو سہولیات دے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously.

کون پیش کریگا، ثنااللہ صاحب پیش کریں گے؟ کوئی ایک بندہ پیش کرے نا۔

Ji, Sahibzada Sanaullah, move your resolution.

بندوں کے نام پڑھ لیں۔

صاحبزادہ ثنااللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک قرارداد ہے جس پر عنایت اللہ صاحب، بادشاہ صالح صاحب، میاں نثار گل صاحب، ہمایون خان صاحب، وقار احمد خان صاحب، سردار حسین بابک صاحب، اعظم خان اور شفیع اللہ خان صاحب اور ہمارے منسٹر صاحب کے دستخط ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ لیویز اہلکاروں کے 2015 کے رولز میں تبدیلی کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لیویز اہلکار قبل از وقت ریٹائر کئے گئے ہیں جو انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے اور قانون کی بھی خلاف ورزی ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ 2015 کے رولز کو بحال کرے اور ریٹائر شدہ ملازمین کو Reinstate کرے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member(s) may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed.

اچھا یہ آئٹم نمبر 9 جو ہے_ Discussion on Adjournment Motion ابھی ٹائم بہت کم رہ گیا ہے تو یہ کنڈی صاحب کی ہے، یہ Monday کو لے لیتے ہیں، کنڈی صاحب، یہ لے لیں گے، ابھی بات ہو گئی ہے، Resolutions through process آئیں گی، Direct کوئی نہیں آئے گی۔

The sitting is adjourned till 2:00 pm, Monday, the 26th of April 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 اپریل 2021ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)